جن چیزوں سے نماز مکروہ نہیں ہوتی

محراب میں کعبہ اور گنبد خضراء کی تصویر ہو:

سوال: مسجد کی محراب میں سامنے کی دیوار میں کعبہ کی دیوار میں کعبہ شریف اور روضۂ اقدس کے گنبد خضرا کی تصویر بنی ہوئی ہے، جس میں کھلے ہوئے قرآن کی بھی تصویر ہے اور چاند کے دائرہ میں ہے، اس طرح کی تصویر امام کے سامنے سر کے اوپر جائز ہے؟

هو المصوب

غیر ذی روح (بے جان) چیزوں کی تصویریں اگر سامنے ہوں، یا اوپر، یا نیچے، نماز بلا کراہت ہو جاتی ہے، البتہ جاندار کی تصویروں سے نماز مکروہ ہوتی ہے، مذکور صورت میں نماز بلا کراہت ادا ہو جاتی ہے، عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں ہے، علامہ حصکفیؒ درمختار میں لکھتے ہیں:

أو بغير ذی روح لايكره؛ لأنها لاتعبد. (۱)

علامہ شامیؒ نے تشریح کرتے ہوئے مزید فرمایا:

لقول ابن عباس للسائل: فإن كنت لابد فاعلاً فاصنع الشجر وما لانفس له. (رد المحتار: ۲/۴۱۸) (۲)

یعنی بے جان چیزوں کی تصویریں تو نماز مکروہ نہیں ہوتی؛ کیوں کہ ان کی عبادت نہیں کی جاتی۔

تحریر: محمد ظفر عالم ندوی۔ تصویب: ناصر علی ندوی (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲/۴۴۳-۴۴۴)

محراب میں حرمین شریفین کا عکس ہونے کی صورت میں نماز کا حکم:

سوال: ایک شخص نے مسجد کی محراب میں بالکل امام کے سینہ کے محاذات میں پتھر کا ایک نقش نصب کرادیا ہے، جس میں حرمین شریفین کا عکس اور قرآن مجید کھلا ہوا بنا ہے، چاند کے اندر بسم اللہ اور تارا بھی بنا ہے، کلمہ طیبہ بھی نقش ہے، کیا ان کو سامنے لگانے سے نماز متاثر ہوگی؟

---

(۱) الدر المختار مع الرد، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها: ۱/۶۴۹، مكتبة سعيد، انيس

(۲) باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها: ۱/۶۴۹، مكتبة سعيد، انيس

هو المصوب

ایسی چیزوں کے سامنے ہونے سے جن میں مذکورہ باتیں اور کچھ غیر ذی روح وغیرہ کی تصویریں بنی ہوئی ہوں، نماز ہوجائے گی؛ لیکن شرعاً ایسی چیزیں مصلی کے سامنے بنوانا اوران کا اس کے سامنے ہونا غیر پسندیدہ عمل ہے؛ کیوں کہ ایسی صورت میں خیال ہٹنے کا اور ذہن کے ادھر چلے جانے کا قوی امکان ہے، جو خشوع وخضوع جو کہ مطلوب ہے میں مانع ہے۔(۱)

تحریر: محمد طارق ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲/۴۴۴)

ایسے پتھر، یا شیشہ کے سامنے نماز پڑھنا جس میں صورت نظر آئے:

سوال: مسجد تالاب کٹہ ہنگولی میں فرش سے ساڑھے تین فٹ کی اونچائی تک ایک پتھر لگانے کے لیے خرید کرلائے ہیں، پتھر قیمتی ہے، جس کا نام 'گرے نائٹ' ہے، اس میں شکل نظر آرہی ہے اور کپڑوں کا رنگ بھی نظر آرہا ہے، مطلب شبیہ نظر آرہا ہے، جس پر لوگ اعتراض کررہے ہیں، پتھر کالے رنگ کا ہے، اب وہ پتھر دیواروں کو لگائیں، یا نہیں؟ یا مشرق شمال جنوب ۳ جانب لگا سکتے ہیں، مغرب کی جانب لگا سکتے ہیں، یا نہیں؟

هو المصوب

ایسے پتھروں کا استعمال جس میں کہ صورت نظر آتی ہو، مسجد میں بہت زیادہ زینت سے منع کیا گیا ہے؛ اس لیے مناسب نہیں ہے، البتہ نماز ہوجائے گی۔(۲)

تحریر: محمد ظفر عالم ندوی۔ تصویب: ناصر علی ندوی (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲/۴۴۴-۴۴۵)

کالا شیشہ کے سامنے نماز پڑھنا، جس میں مصلی کا چہرہ نظر آتا ہو:

سوال: اگر کسی مسجد میں کالا شیشہ لگا ہو اور اس میں نماز پڑھنے والے کی تصویر نظر آتی ہو تو کیا نمازی کی نماز ہوگی، یا نہیں؟

---

(۱) ويكره التصاوير في الثوب والكراهة إذا كانت الصورة كبيرة،وتبدو للناظر من غير تكلف فإذا كانت صغيرة أومحموة الرأس لا بأس به.(الفتاویٰ التاتارخانية: ۲/۳۰۲،رقم االمسئلة: ۲۱٤۹،مكتبة زكريا ديوبند،انيس)

وليس بمستحسن كتابة القرآن على المحاريب والجدران لما يخاف من سقوط الكتابة وأن توطأ.(البحرالرائق، كتاب الصلاة،قبيل باب الوتر والنوافل: ۲/۳۷،مكتبة كراچى،انيس)

(۲) لا بأس بنقشه خلا محرابه،فإنه مكروه؛لأنه يلهي المصلي،ويكره التكلف بدقائق النقوش خصوصاً في جدار القبلة.(ردالمحتار،مطلب كلمة لا بأس دليل على أن المستحب غيره: ۲/٤۳۱،مكتبة زكريا ديوبند.انيس)

هو المصوب

نماز پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، البتہ اگر اس سے نمازیوں کا ذہن منتشر ہوتا ہے اور خشوع وخضوع میں خلل واقع ہوتا ہے تو اسے ہٹا دینا بہتر ہے۔(۱)

تحریر: ساجد علی۔ تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء:۲/۴۴۵)

چوڑی دار پائجامہ پہن کر نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: جو پائجامہ دہلی والے اور یوپی والے پہنتے ہیں، کیا اس کے پہننے سے نماز ہو جاتی ہے، یا نہیں؟

الجواب

نماز ہو جاتی ہے؛ لیکن لباس ایسا ہونا چاہیے کہ جس سے پورا پردہ حاصل ہو جائے۔(۲) فقط واللہ اعلم

بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ، نائب مفتی، ۱۷/ذی الحجہ:۱۳۹۲ھ۔

الجواب صحیح: بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ مفتی مدرسہ ہذا۔ (خیر الفتاویٰ:۲/۴۲۵)

اسٹیل کا چین پہنا ہوا ہو تو نماز مکروہ نہ ہوگی:

سوال: گھڑی کا چین جو عام طور پر اسٹیل کا ہوتا ہے، اگر پہنا ہوا ہو تو نماز ہو جاتی ہے، یا نہیں؟ اس بارے میں مولانا احمد رضا خان بریلوی نے اپنی کتاب ''احکام شریعت'' میں لکھا ہے: ''نماز مکروہ تحریمہ ہوگی''؛ لیکن اس پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں۔ براہِ کرم حوالہ کے ساتھ جواب مرحمت فرمائیں کہ یہ مکروہ ہے، یا نہیں؟

(المستفتی: صاحبزادہ محمد لطف اللہ خالد، ۲۵۳/بی شاہ جمال ٹاؤن، لاہور-۴۰)

الجواب

اسٹیل کا چین پہننا درست ہے اور اس سے نماز بھی مکروہ نہ ہوگی۔

''لأن تابع كالعلم للثوب فلايعد لابساً له''. (ردالمحتار:۵/۲۳۰)(۳) فقط واللہ أعلم

احقر محمد انور عفا اللہ عنہ، مفتی خیر المدارس، ملتان، ۱۷/۱۱/۱۴۰۸ھ

الجواب صحیح: بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ، رئیس الافتاء خیر المدارس ملتان۔ (خیر الفتاویٰ:۲/۴۲۵-۴۲۶)

(۱) محل لكراهة التكلف بدقائق النقوش ونحوه خصوصاً فی جدار القبلة؛ لأنه يلهی قلب المصلی. (الحلبی الكبير، ص:٦١٦، مكتبة لاهور، انيس)

(۲) أما لو كان غليظاً لايرىٰ منه لون البشرة إلاأنه التصق بالعضو وتشكل بشكل فصاربشكل العضو مرئياً فينبغی إلا أن لا يمنع جواز الصلاة، لحصول الستر. (ردالمحتار، :٢/٨٤، مكتبة زكريا، انيس)

(۳) بقی الكلام فی نبذ الساعة الذی تربط ويعلقه الرجل بزرثوبه والظاهرأنه كنبذ السجة الذی تربط. (ردالمحتار، كتاب الحظر والإباحة، فصل فی اللبس:٩/٥١٠، مكتبة زكريا ديوبند، انيس)

غیر مسلموں کے بنائے ہوئے کپڑوں میں نماز پڑھنا:

سوال: بازاروں اور مرکیٹوں میں آج کل جاپان اور دیگر یورپی ممالک کا تیار کردہ کپڑا اکفار کے ہاتھوں کا بنا ہوا ہوتا ہے، کیا ایسے کپڑے میں نماز پڑھنا جائز ہے، یا نہیں؟ اور اس کے استعمال کا کیا حکم ہے؟

الجواب

غیر مسلم کے ہاتھوں کے بنے ہوئے کپڑوں کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں، جہاں تک اس میں نماز پڑھنے کا تعلق ہے تو اگر چہ ایسے کپڑے کے نجس ہونے کا احتمال ہے؛ لیکن اس میں طہارت کی جانب راجح ہے؛ اس لیے اس میں نماز پڑھنا بھی درست ہے۔

لماقال العلامة الحصکفیؒ: لو شک فی نجاسة ماء او ثوب لم یعتبر.

قال ابن عابدین (تحت قوله من شک): فی إنائه وثوبه فهو ظاهر، الخ، کذا مایتخذه اهل الشرک أو الجهلة من المسلمین کالسمن والخبز والاطعمة. (۱) (فتاویٰ حقانیہ: ۲۰۰/۳)

چین والی گھڑی پہن کر نماز پڑھنا:

سوال: ہمارے محلے کی جامع مسجد میں ایک صاحب مجھ سے نماز سے پہلے کہنے لگے کہ گھڑی کی چین پہن کر نماز مت پڑھا کروں؛ کیوں کہ اس سے نماز نہیں ہوتی، ان سے وجہ پوچھی تو وہ فرمانے لگے کہ چین ایک قسم کی دھات ہے اور کسی بھی قسم کی دھات مردوں پر حرام ہے، لہذا اس سے نماز قبول نہیں ہوتی، آپ اس سلسلے میں وضاحت فرمائیں، میں بہت ہی شش و پنج میں پڑ گیا ہوں؟

الجواب

اس صاحب کا ''فتویٰ'' غلط ہے، گھڑی کی چین جائز ہے اور اس سے نماز میں کوئی خرابی نہیں، مردوں کے لیے سونا اور چاندی کا پہننا حرام ہے (البتہ مرد حضرت چاندی کی انگوٹھی جس کا وزن ساڑھے تین ماشے سے زیادہ نہ ہو، پہن سکتے ہیں)، باقی دھاتیں مرد کے لیے حرام نہیں، البتہ زیور مردوں کے لیے نہیں، عورتوں کے لیے ہوتا ہے اور گھڑی کی چین ان زیورات میں شامل نہیں۔ (۲) (آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۵۵۰/۳)

---

(۱) رد المحتار، کتاب الطهارة، مطلب أبحاث الغسل: ۲٥٤/۱، مکتبة دار الکتاب، انیس

قال العلامة عالم بن العلاء الانصاری رحمه الله: قال أبو حفص البخاری رحمه الله: من شک فی إنائه أو ثوبه أو بدنه إصابته نجاسة أم لا فهو ظاهر مالم یستیقن. (الفتاوی التاتارخانیة: ۱/ ۱٤٦) کتاب الطهارة، نوع فی مسائل الشک: ۷۹/۱، مکتبة دار الإیمان، انیس)

(۲) ولایتحلی الرجل بذهب وفضة مطلقًا ولایتختم إلا بالفضة لحصول الاستغناء بها فیحرم بغیرها. (الدر المختار، کتاب الحظر والإباحة، فصل فی اللبس: ٥١٦/۹، مکتبة زکریا دیوبند، انیس)

==

نماز میں بہ مجبوری زمین پر ہاتھ ٹیک کر اٹھنے میں کوئی حرج نہیں:

سوال: میری عمر اس وقت چالیس سال کے قریب ہے، جسم بھاری ہے۔ میں نماز میں آ ٹھتے وقت ہاتھ مٹھی کی شکل میں زمین پر جما لیتی ہوں، اس سے نماز میں تو کوئی خلل نہیں پڑتا؟

الجواب ـــــــــــــــــــــــ

آپ کے ہاتھوں کو زمین پر جما کر آ ٹھنا چونکہ مجبوری کی وجہ سے ہے؛ اس لیے کوئی حرج نہیں، بغیر ضرورت کے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ (۱) (آپ کے مسائل اوران کا حل: ۵۵۸/۳)

نماز میں بضرورت کرتا درست کرنا مکروہ نہیں:

سوال: ایک امام صاحب جب بھی سجدہ سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہیں تو ایک ہاتھ سے اور کبھی دونوں ہاتھوں سے پیچھے کی طرف سے کرتہ پکڑ کر درست کرتے ہیں، کیا یہ درست ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب ـــــــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

کرتہ درست کرنے کی ضرورت عموما دو وجہ سے پیش آتی ہے، ایک یہ کہ کرتا کمر بند کے اوپر اٹک جاتا ہے، جو بعض طبائع کے لیے مشوش اور خشوع میں مخل ہوتا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہوتی ہے کہ بعض لوگوں کے سرین کے اندر کرتا اٹک جاتا ہے، کسی ایسی ضرورت کی وجہ سے کرتے کو کھینچ کر درست کرنے میں کراہت نہیں، البتہ اس کے لیے ایک ہاتھ کافی ہے، دوسرا ہاتھ استعمال کرنا مکروہ ہے اور بلاضرورت ایک ہاتھ کا استعمال بھی مکروہ تحریمی ہے اور ایسی نماز کا اعادہ واجب ہے۔

قال في التنوير: وكره كفه وعبثه به وفي الشامية: (قوله وعبثه) هوفعل لغرض غير صحيح قال في النهاية وحاصله إن كل عمل هومفيد للمصلي فلابأس به أصله ما روى أن النبي صلى الله عليه وسلم عرق في صلٰوته فسلت العرق عن جبينه أى مسحه؛ لأنه كان يؤذيه فكان مفيد أوزمن الصيف كان إذا قام من السجود نفض ثوبه يمنه أويسره؛ لأنه كان مفيدًا كي لا تبقى

== وفي الشامية: قال اتخذ من ورق ولاتتمه مثقالا، إلخ ـ (ردالمحتار، كتاب الحظر والإباحة، فصل في اللبس: ٥١٩/٩، مكتبة زكريا ديوبند، انيس)

(۱) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم ينهض في الصلاة علىٰ صدور قدميه. (جامع الترمذي، أبواب الصلاة، باب كيف النهوض من السجود: ٦٤/١، مكتبة أشرفية ديوبند، انيس)

فإذا فرغ من السجدة الثانية ينهض قائماً علىٰ صدرقدميه ولايقعد ولا يعتمد بيديه على الأرض عند النهوض إلا من عذر، إلخ. (الحلبي الكبير، ص: ٢٨١، مكتبة دارالكتاب، انيس)

صورة فأما مالیس بمفید فهو العبث، آه، وقوله کی لاتبقی صورة یعنی حکایة صورة الالیة، کما فی الحواشی السعدیة.(۱)فقط واللّٰہ تعالیٰ أعلم

۱۶/ جمادی الآخرہ ۱۳۹۹ھ (احسن الفتاویٰ:۳/ ۴۳۵-۴۳۶)

سوتے شخص کی طرف رخ کرکے نماز پڑھنا:

سوال: کوئی شخص سورہا ہو، اس کے سامنے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا بدون سترہ کے جائز ہے، یا نہیں؟ اگر ویسے ہی لیٹا ہو سویا نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب ـــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

دونوں صورتوں میں جائز ہے، بشرطیکہ لیٹنے والے کا رخ نمازی کی طرف نہ ہو؛ بلکہ چت یا قبلہ رخ لیتا ہو، البتہ اگر لیٹنے والے پر کوئی کپڑا پڑا ہو تو بہر صورت جائز ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۹/ شعبان ۱۳۹۸ھ (احسن الفتاویٰ:۳/ ۴۳۶)

رومال وعقال سدل میں داخل نہیں:

سوال: سر پر کپڑا ڈال کر اگر اس پر عقال باندھ دیا جائے، جیسا کہ اہل عرب کا طریقہ ہے، یہ سدل میں شمار ہوگا، یا نہیں؟ نیز اس سے مکروہ ہوگی، یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ـــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

سدل کے بارے میں علامہ شامی رحمہ اللہ تعالی نے جو تفصیل تحریر فرمائی ہے، اس ک احاصل یہ ہے کہ اس کی کراہت کی تین وجوہ ہیں:

(۱) اہل کتاب سے تشبہ

(۲) کشف عورت کا خطرہ، اور یہ اس طرح ہوسکتا ہے کہ صرف سر پر کپڑا ڈال کر لٹکا دیا جائے اور ازار وغیرہ نہ ہو۔

(۳) لبس غیر معتاد

رومال سر پر ڈال کر جو عقال باندھا جاتا ہے، یہ لبس متعاد ہے، اس میں کشف عورت کا بھی خطرہ نہیں اور تشبہ باہل کتاب بھی نہیں؛ اس لیے اس میں کوئی کراہت نہیں۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۷/ جمادی الآخرہ ۱۳۹۱ھ (احسن الفتاویٰ:۳/ ۴۰۸)

---

(۱) رد المحتار، کتاب الصلاة، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها: ۲/ ۴۰۶، مکتبة زکریا، انیس

(۲) سدل تحریما للنهی ثوبه أی ارساله بلا لبس معتال فکراهته لاحتمال کشف العودة وإن کان مع السراویل فکراهته للتشبه بأهل الکتاب فهو مکروه مطلقاً.(ردالمحتار، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها: ۲/ ۴۰۵، مکتبة زکریا، ایس)

آدھی آستین کے کرتا میں نماز مکروہ نہیں:

سوال: آدھی آستین والا کرتا پہن کر نماز پڑھنا کیسا ہے؟ ایسے لوگوں کو درمیان صف سے نکالنا چاہیے، یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

آدھی آستین والا کرتہ پہن کر نماز پڑھنے میں کوئی کراہت نہیں، اگر اس کو ثیاب بذلہ میں شمار کیا جاتا ہو اور اس کو عام مجلس میں پہننا معیوب سمجھا جاتا ہو تو مکروہ ہے، بہر صورت ان کو صف سے نکالنا جائز نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۹/ جمادی الآخرہ ۱۳۹۱ھ (احسن الفتاویٰ: ۳/۴۰۷-۴۰۸)

نماز میں ڈکار آنا:

سوال: دوران نماز اگر ڈکار آجائے، جس سے آواز پیدا ہو تو نماز درست ہوگی؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

نماز درست ہوجائے گی؛ مگر حتی الامکان آواز کو روکنا چاہیے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۸/ شعبان ۱۳۹۴ھ (احسن الفتاویٰ: ۳/۴۰۸)

عمامہ باندھ کر نماز پڑھانا:

سوال: اگر امام عمامہ باندھے ہوئے ہے اور مقتدیوں کے سر پر صرف کلاہ ہے تو ایسی صورت میں نماز مکروہ ہوگی، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــ

نہیں؛ کیوں کہ عمامہ باندھ کر نماز پڑھانا مستحب ہے۔(۲)

تاتارخانیہ میں ہے: والمستحب للرجل أن يصلي في ثلٰثة أثواب: قميص وإزار وعمامة، إنتهٰى.(۳)

---

(۱) ولها آداب منه إمساك فمه عند التثاوب ولو بأخذ (شفتيه) بسنه فإن لم يقدر غطاه بطهر يده اليسرٰى، وقيل بالنهي لو قائماً وإلا فيسراه. (ردالمحتار، باب صفة الصلاة: ۱۷۶/۲، مكتبة زكريا، ديوبند، انيس)

(۲) عن إسماعيل بن عبد الله بن جعفر عن أبيه رضي الله عنه قال رأيت على النبي صلى الله عليه وسلم ثوبين مصبوغين بزعفران رداء وعمامة. (فتح الباري: ۲۷۳/۱، الموسوعة الفقهية: ۳۰۲/۳۰، وزارة الأوقاف الكويت، انيس)

(۳) أما المستحب فهو أن يصلي في ثلاث أثواب: قميص وإزار ورداء أو عمامة، كذا ذكر الفقيه أبو جعفر الهندواني في غريب الرواية عن أصحابنا وقال محمد: إن المستحب للرجل أن يصلي في ثوبين إزار ورداء لأن به يحصل ستر العورة والزينة جميعا. (بدائع الصنائع، فصل في بيان ما يستحب في الصلاة وما يكره: ۲۱۹/۱، دار الكتب العلمية بيروت، انيس)

اس صورت میں مقتدیوں نے ترکِ مستحب کیا اور امام نے نہیں کیا اور امام ومقتدی میں عمامہ کے اختلاف سے نماز مکروہ نہیں ہوتی۔ (مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحیٔ اردو:۲۲۶)

جالی ٹوپی کے ساتھ نماز مکروہ نہیں:

سوال: بعض لوگ بید کی ٹوپی اوڑھتے ہیں، اس ٹوپی میں جالی ہوتی ہے اور اس کے سوراخوں میں سے سر کے بال دکھائی دیتے ہیں، اس ٹوپی کو اوڑھ کر امامت کرنا اور نماز پڑھانا مکروہ ہے، یا نہیں؟ نماز کی حالت میں سر کے بالوں کے کھلنے سے کراہت لازم آتی ہے، یا نہیں؟ فقط

(المستفتی:۲۲۴۱، ضیاء الحق چوڑی گران دہلی، ۷/ربیع الاول ۱۳۵۷ھ ۸/مئی ۱۹۳۸ء)

الجواب

اس ٹوپی کو پہن کر نماز پڑھنا بلاشبہ جائز ہے اور امامت میں بھی کوئی کراہت نہیں۔(۱) سر کے بال کوئی ستر کی چیز نہیں ہے، ننگے سر نماز پڑھی جائے اور نیت تواضع کی ہو تو وہ نماز بلا کراہت جائز ہے۔(۲) ہاں لا ابالی پنے سے ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے؛ مگر اس کی کراہت کی علت عدم مبالات ہے نہ کہ بالوں کا انکشاف۔ فقط

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ (کفایت المفتی:۴۲۹/۳-۴۳۰)

سر بریدہ تصویر کا حکم:

سوال: اگر مصلی کے سامنے سر کٹی ہوئی، یا اس قدر چھوٹی تصویر ہو کہ کھڑے ہو کر نظر ہی نہیں آتی ہو تو اس سے نماز مکروہ ہوگی، یا نہیں؟

الجواب

نہیں۔

(۱) عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: إذا صلّٰی أحدکم فلیلبس ثوبیہ فإن اللّٰہ أن یزین لہ. (رواہ الطحاوی، کذا فی التفسیر للقاضی الألبانی:۳/ ۳۷۰، مکتبۃ زکریا دیوبند، انیس)

والمستحب أن یصلی الرجل فی ثلاثۃ أثواب، قمیص وإزار، وعمامۃ، أما لو صلّٰی فی ثوب واحد متوحشًا بہ جمیع بدنہ کإزار المیت تجوز صلاتہ من غیر کراھۃ وتفسیرہ ما یفعلہ القصار فی المقصرۃ. (الحلبی الکبیر، فروع من بحث الستر، ص: ۱۹۰، مکتبۃ دار الکتاب دیوبند، انیس)

(۲) قال فی شرح التنویر فی مکروھات الصلاۃ: ''وصلاتہ حاسرًا أو کاشفًا رأسہ للتکاسل ولا بأس بہ للتذلل وأم الاھانۃ بھا فکفر ولو سقطت قلنسوتہ فإعادتھا أفضل. (الدر المختار، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا: ۴۰۷/۲، مکتبۃ زکریا دیوبند، انیس)

رسائل الارکان میں ہے:

”وإن كادت الصورة صغيرة بحيث لاتبدو أو محوة الرأس أوعلٰى وسادة أو بساط مفرش لايكره أو كانت صغيرة لاتتبين تفاصيل أعضائها للناظر قائماً وهى على الأرض أومقطوعة الرأس أو الوجه أوممحوة عضو لاتعيش بدونه“. (۱) (مجموعہ فتاویٰ مولانا عبدالحئی اردو:۲۰۶-۲۰۷)

امام زمین پر اور مقتدی جانماز پر:

سوال: اگر امام جائے نماز بوریہ وغیرہ کو کھینچ کر کھڑا ہو جاتا ہو اور مقتدی لوگ فرش پر کھڑے ہوں، یہ فعل امام کا کیسا ہے؟

الجواب

اگر امام زمین پر اور سب مقتدی جانماز پر ہوں، جب بھی کچھ کراہت نہیں ہوتی یہ فعل درست ہے۔ (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (تالیفات رشیدیہ ۲۸۷)

اگر مقتدی قالین پر اور امام بغیر فرش کے ہو:

سوال: اگر مقتدی فرش قالین وغیرہ پر ہوں اور امام بغیر فرش کے ہو تو درست ہے، یا نہیں؟ یا مقتدی خطاوار ہیں؟

الجواب

درست ہے کہ مقتدی فرش پر ہو اور امام نہ ہو، کچھ مضائقہ نہیں۔ فقط (تالیفات رشیدیہ ۲۸۷)

مصلّی الٹ کر نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: مصلّی جس پر امام کھڑے ہو کر نماز پڑھاتے ہیں او پر بدنما ہو جانے پر اسے پلٹ کر اس پر نماز پڑھائی جا سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب

جائے نماز کو الٹ کر بچھا کر اس پر نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ (۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبداللہ خالد مظاہری (فتاویٰ امارت شرعیہ:۲/۴۲۶)

---

(۱) ردالمحتار، كتاب الصلاة،باب مكروهات الصلاة: ۲/ ۳٦۱،مكتبة الدار الكتاب،انيس

(۲) فناء المسجد له حكم المسجد يجوز الاقتداء فيه وإن لم تكن الصفوف متصلة. (حاشية الطحطاوى على المراقى،ص: ۱٦۰،مكتبة زكريا ديوبند،انيس)

(۳) اس لیے کہ مصلی الٹنے پر بھی پاک ہے اور پاک کپڑے پر نماز صحیح ہے۔ ==

امام کا مصلی پر رومال ڈالنا:

سوال: زید عالم ہے اور امامت بھی کرتا ہے؛ مگر بوجہ زیادہ ہونے اپنی عزت کے اپنا رومال بچھا کر امامت کرتا ہے؛ یعنی مصلی ڈال کر اور مصلے پر کھڑا ہو کر امامت کرتا ہے اور مقتدی بغیر فرش کے ہوتے ہیں تو ایسی نزاکت بڑھانا امام کو اپنے واسطے بہتر ہے، یا نہیں؟ اور نماز میں کچھ مکروہات نہیں ہوتا؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

اگر امام رومال یا مصلیٰ پر کھڑا ہوا اور مقتدی زمین پر ہوں، اس میں کچھ کراہت نہیں، یہ امر درست و جائز ہے بلا خلاف۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (تالیفات رشیدیہ ۲۸۷)

نمازی کے نقشہ روضۂ مطہرہ کے استقبال کا حکم:

سوال: مدینہ منورہ کا نقشہ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار کا قبہ بھی ہے، اگر نماز میں سامنے لٹکا ہو تو نماز میں کچھ خرابی تو نہ ہوگی؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

في ردالمحتار عن الحلية: وتكره الصلاة عليه (أى على القبر) وإليه لورود النهى عن ذلك.

وفى الدرالمختار: اولغير ذى روح لايكره لانها لاتعبد.

فى ردالمحتار: فعلى هذا ينبغى ان يكره استقبال عين هذه الأشياء (اى الشمس والقمر والكواكب والشجرة الخضراء) معراج، أى لأنها عين ماعبد بخلاف ما لو صورها واستقبل صورتها. (۶۷۸/۱)(۲)

اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ قبر کا نماز کے سامنے ہونا مکروہ ہے؛ لیکن قبر کے نقشہ کا سامنے ہونا کچھ حرج نہیں؛ کیوں کہ نقشہ قبر کی کوئی پرستش نہیں کرتا، البتہ اگر کسی قوم کی یہ رسم بھی ثابت ہو جاوے تو پھر اس میں بھی کراہت ہو جاوے گی۔

۷؍شوال ۱۳۳۳ھ (تتمہ ثانیہ، ص: ۱۷۳)(امداد الفتاویٰ جدید: ۴۴۰/۱)

== "(هى) ستة (طهارة بدنه) ... (من حدث) ... (وخبث) ... (وثوبه) ... (ومكانه)". (الدرالمختار علىٰ هامش ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة: ۶۷/۲، مكتبة دارالكتاب ديوبند، انيس)

(۱) وفى المسجد الخارج إن كانوا يصلون فى الداخل أوفى الداخل إن كانوا فى الخارج إن كان هناك مسجد أن صيفى وشتوى. (ردالمحتار: ۵۱۱/۲، مكتبة زكريا ديوبند، انيس)

(۲) الدرالمختار مع ردالمحتار، مكروهات الصلاة، مطلب إذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة أولىٰ: ۳۶۱/۲ (دارالكتاب ديوبند: ۶۴۹/۱، انيس)

نمازی کے آگے جُوتیوں کا رکھنا:

سوال نمازی کے روبرو جوتیوں کا موجود رہنا کہ جو مستعمل ہوں موجب کراہت نماز ہے، یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

مصلی کے آگے اگر جوتہ مستعمل رکھا ہے، اس کی کوئی کراہت منقول نہیں ہے، لہٰذا کچھ حرج نہیں۔(۱) (تالیفات رشیدیہ:۲۸۱)

پلنگ پر بیٹھے ہوئے کے سامنے نماز پڑھنا:

سوال: اگر کوئی پلنگ (Bed) پر بیٹھا ہے، یا سویا ہے اور اس کے سامنے نیچے کوئی نماز پڑھ رہا ہے تو کیا نماز ہوگی، یا نہیں؟

الجواب ـــــــــــــــــ حامداً ومصلیاً ومسلماً

اس میں کوئی حرج نہیں، نماز درست ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (محمود الفتاویٰ:۴۶۲/۱)

نمازی کے سامنے قرآن شریف کا ہونا:

سوال: اگر قرآن شریف پڑھ کر سامنے رکھ دے اور پھر نماز پڑھے تو کوئی حرج ہے، یا نہیں؟ ایک شخص کہتا ہے کہ نماز میں کراہت آجاتی ہے۔

الجواب ـــــــــــــــــ

اگر آگے قرآن شریف رکھا ہو تو نماز میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۲) فقط (تالیفات رشیدیہ:۲۸۵)

---

(۱) وينبغي لداخله تعاهد نعله وخفه وصلاته فيهما أفضل.(الدر المختار)

قلت: لٰكن إذا خشي تلويث فرش المسجد بها ينبغي عدمه وإن كانت طاهرة.(ردالمحتار،باب مكروهات الصلاة،مطلب في أحكام المسجد: ٤٢٩/٢،مكتبة زكريا،انيس)

(۲) ولا يكره صلاة إلٰى ظهر قاعد ولا إلٰى ولا مصحف أو سيف مطلقاً.(ردالمحتار، كتاب الصلاة،باب الكراهية: ۳۶۵/۲،مكتبة دار الكتاب،ديوبند،انيس)

اور ہدایہ میں ہے: اگر سامنے قرآن رکھا ہو اور کوئی نماز پڑھتا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

ولا بأس أن يصلي إلٰى ظهر رجل قاعد يتحدث ...ولا بأس أن يصلي وبين يديه مصحف معلق لأنهما لايعبدان.(الهداية،باب الكراهة: ١٢٢/١،مكتبة رشيدية، انيس)

ولا بأس أن يصلي وبين يديه في القبلة مصحف معلق أو سيف معلق إذ ليس فيه شبهة العبادةفإن أحدا لا يعبد المصحف والسلاح وقد صح أن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم صلى إلى عنزته ولو كان فيه شبهة العبادة ما صلى إليها.(المحيط البرهاني،الفصل الرابع في الصلاة والتسبيح: ٣٠٨/٥،دارالكتب العلمية بيروت،انيس)

بغیر اجازت، دوسرے کے کپڑوں میں نماز کا حکم:

سوال: بعض دھوبی کسی غیر کے کپڑے سے نماز پڑھ لیتے ہیں تو جو کوئی غیر کے کپڑے سے بدون اجازت نماز پڑھے تو نماز ہو جاتی ہے، یا نہیں؟

الجواب

ادا ہو جاتی ہے۔(۱)

(بدست خاص، ص: ۴۰) (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ۱۷۳)

دھوبی کے یہاں بدلے ہوئے کپڑے سے نماز:

سوال: کپڑا دھوبی کے یہاں بدل جاوے تو اس سے نماز پڑھنا درست ہے، یا نہیں؟

الجواب

اگر اس کا کپڑا اس شخص کے پاس پہنچ گیا ہے اور قیمت میں چنداں تفاوت نہیں ہے تو اس کے استعمال کا مضائقہ نہیں ہے اور اگر وہ کپڑا اس شخص کا دھوبی نے رکھ لیا ہے، یا کھو دیا اور دوسرے کا کپڑا اس کو دے دیا تو ایسی صورت میں اس کا استعمال ہرگز درست نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (تالیفات رشیدیہ: ۲۸۴)

سرخ استر کے کپڑے سے نماز:

سوال: سرخ استر سے نماز ہو جائے گی، یا نہیں؟

الجواب

سرخ رنگ مرد کو علی الاصح درست ہے، کُسم کا رنگ البتہ مرد کو حرام ہے۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (تالیفات رشیدیہ: ۲۸۵)

---

(۱) منافع الغصب غير مضمونة. (ردالمحتار: ٦/٢٠٦، مكتبة سعيدية، انيس)

(۲) عن أبي جحيفة قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في قبة حمراء من أدم. (صحيح البخاري، باب الصلاة في الثوب الأحمر، رقم الحديث: ٣٧٦/ صحيح لمسلم، باب سترة المصلي، رقم الحديث: ٥٠٣، انيس)

عن البراء قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم مربوعاً وقد رأيته في حلة حمراء ما رأيت شيئا أحسن منه. (صحيح البخاري، باب الثوب الأحمر، رقم الحديث: ٥٨٤٨، انيس)

عن علي بن أبي طالب قال: نهاني رسول الله صلى الله عليه وسلم عن التختم بالذهب وعن لباس القسي وعن القراءة في الركوع والسجود وعن لباس المعصفر. (صحيح لمسلم، باب النبي عن لبس الرجل الثوب المعصفر، رقم الحديث: ٢٠٧٨، انيس)

چھ گرہ چوڑا پائجامہ پہننے والے کی امامت:

سوال: اگر پائجامہ ۶ رگرہ چوڑا اور ٹخنوں سے اونچا ہو، امام اس کو پہن کر نماز پڑھاوے، جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

نماز صحیح ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۳۰/۳)

تہبند کے ساتھ نماز پڑھانا جائز ہے:

سوال: اگر پیش امام تہہ باندھے ہوئے نماز پڑھائے تو جائز ہے، یا نہیں؟

(المستفتی:۵۶، پیر محمد، پان فروش (ساگر) ۲۰/ جمادی الاخری ۱۳۵۲ھ ۱۱/ اکتوبر ۱۹۳۳ء)

الجواب

تہبند باندھ کر نماز پڑھانا بلاشبہ جائز ہے۔(۲)

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ (کفایت المفتی:۷۹/۳)

صرف تہبند اور رومال کے ساتھ نماز درست ہے، یا نہیں:

سوال: امام کو ایک تہبند اور ایک رومال اوڑھ کر امامت کرانا درست ہے، یا نہیں؟

الجواب

درست ہے۔(۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۲۰۶/۳)

---

(۱) اس لیے کہ چوڑے پائچوں کے پائجامے پہننا درست ہے۔ظفیر

قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: إزارة المؤمن إلٰى نصف الساق وليس عليه حرج فيما بينه وبين الكعبين وما أسفل ذلك ففى النار. (المعجم الكبير للطبراني، كتاب اللباس، باب الإزار: ۱۲۶/۵، انيس)

(۲) والمستحب أن يصلى فى قميص وازار وعمامة. (الكبيرى وعمدة الرعاية والفتاوىٰ الهندية، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة: ۵۹/۱، مكتبة زكريا، ديوبند، انيس) بحوالہ خیر الفتاویٰ:۲۵۴/۲)

والرابع سترعورته، الخ، و هى للرجل ما تحت سترته إلٰى ما تحت ركبته، إلخ. (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب فى ستر العورة: ۶۹/۲، مكتبة دار الكتاب ديوبند، انيس)

(۳) والمستحب أى يصلى الرجل فى ثلثة أثواب إزار وقميص وعمامة ولوصلىٰ فى ثوب واحد متوشحاً به جميع بدنه كما يفعله القصّار فى المقصرة جاز من غير كراهة مع تيسير وجود الطاهر الزائد ولكن فيه ترك الاستحباب. (غنية المستملى، فصل الذى يكره فى الصلوٰة، ص: ۳۳۷، ظفير غفر له ذنوبه)

دھوتی پہن کر امام بننا کیسا ہے:

سوال: دھوتی اور دو پلی ٹوپی اور اونچا کرتہ پہن کر امامت کرنا مسجد میں درست ہے، یا نہیں؟

الجواب

اگر ستر عورت پورا ہے تو نماز ہو جاتی ہے؛ لیکن بہتر یہ ہے کہ عمامہ ولباس شرعی کے ساتھ نماز پڑھاوے۔(۱) فقط

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند:۱۶۶/۳)

لنگوٹھ پر تہبند یا پائجامہ پہن کر نماز پڑھنا:

سوال: لنگوٹھ نیچے بندھا ہوا ہو اوپر پاک پائجامہ پہن کر، یا تہبند باندھ کر نماز پڑھیں، ادا ہو جائے گی، یا نہ، بصورت عذر یا بلا عذر کے۔

الجواب

نماز ہو جائے گی، لعدم ما یدل علی الحرمۃ وفساد الصلوٰۃ، اور لوگوں میں جو اس کی ممانعت مشہور ہے، وہ بے سند بات ہے۔(۲) واللہ اعلم

عبدالکریم عفی عنہ، ۳/ جمادی الثانیہ ۱۳۴۸ھ، الجواب صحیح: ظفر احمد، یکم رجب ۱۳۴۸ھ (امداد الاحکام:۱۷۸/۲-۱۷۹)

کوٹ پہن کر امامت درست ہے، یا نہیں:

سوال: امام اگر کوٹ پہن کر امامت کرے تو درست ہے، یا نہیں؟

الجواب

امامت اس کی بلا کراہت درست ہے۔(۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند:۸۸/۳)

---

(۱) والمراد ستر عورته ،إلخ، وهي للرجل ماتحت سرته إلى ماتحت ركبته.(الدر المختار على هامش رد المحتار،باب شروط الصلوٰة،مطلب في ستر العورة: ۶۹/۲،مكتبة دار الكتاب،ديوبند،انيس)

والمستحب أي يصلي الرجل في ثلثة أثواب إزار وقميص وعمامة ولو صلى في ثوب واحد متوشحاً به جميع بدنه كما يفعله القصّار في المقصر جاز من غير كراهة مع تيسير وجود الطاهر الزائد ولكن فيه ترك الاستحباب.(غنية المستملي،ص:۳۳۷،ظفير)

(۲) والمستحب أن يصلي في قميص وإزار وعمامة.(الفتاوىٰ الهندية،باب شروط الصلاة: ۵۹/۱،مكتبة زكريا،انيس)

(۳) يجب على المصلي أن يقدم الطهارة من الأحداث والأنجاس،إلخ، ويستر وعورته لقوله تعالىٰ: ﴿خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾إلخ .(الهداية،باب شروط الصلاة: ۷۶/۱،ظفير)

چوغہ وعمامہ میں نماز ہوتی ہے، یا نہیں:

سوال: امام کہ لباس شرعی مثل چوغہ وازار ورداء وعمامہ را پوشیدہ امامت می سازد ولیکن پوشیدن این لباس اورا ناخوش است، آیا نماز جائز می شود، یا نہ؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

نماز ادا می شود۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۴/۴۵)

عمامہ والی نماز کا ثواب:

سوال: امام کو باوجود قدرت ہونے عمامہ کے بغیر عمامہ نماز پڑھانا کیسا ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

بلا عمامہ امامت کرنا درست بلا کراہت کے ہے، اگر چہ عمامہ پاس رکھا ہو، البتہ عمامہ سے ثواب زیادہ ہوتا ہے۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ۔ الاجوبۃ کلہا صحیحۃ: ابوحنیف محمد عبداللطیف عفی عنہ (تالیفات رشیدیہ:۲۸۶)

بلا عمامہ کے نماز پڑھنا:

سوال: سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی بلا عمامہ کے بھی نماز پڑھنا ثابت ہے، یا نہیں؟ اور حضور نے کبھی بلا عذر نماز بلا جماعت بھی پڑھی، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

اس کا صریح ثبوت اس وقت بندہ کو معلوم نہیں؛ مگر احرام کی حالت میں سر برہنہ نماز پڑھنا محقق ہے، علی ہذا نماز فرض مرض موت میں بلا جماعت پڑھی ہے، ورنہ جماعت سے ہی پڑھتے تھے۔(۳) (تالیفات رشیدیہ:۲۸۵)

---

(۱) ترجمہ سوال: ایسا امام جو شرعی لباس مثلاً چوغہ، ازار، چادر اور عمامہ پہن کر امامت کرتا ہے؛ مگر ایسا لباس اس کو پسند نہیں ہے تو کیا نماز ہوگی، یا نہیں؟

ترجمہ جواب: نماز ہوجاتی ہے۔ انیس

(۲) قال الحسن: كان القوم يسجدون على العمامة والقلنسوة ويداه في كمه. (صحيح البخاري، باب السجود على الثوب في شدة الحر: ۵٦/۱، مكتبة رشيدية، انيس)

(۳) عن ابن عمر: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يلبس قلنسوة بيضاء. (شعب الإيمان، فصل في العمائم، رقم الحديث: ۵۸٤۸/مجمع الزوائد: ۱۲۱/۵، انيس)

==

بلاعمامہ کی نماز کا حکم:

سوال: کیا فتاویٰ عالمگیری اور قاضی خاں میں نماز بلاعمامہ کو مکروہ لکھا ہے؟

الجواب ــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

کسی نے بلاعمامہ نماز کو مکروہ نہیں کہا، اگر کہا تو وہ قول ماؤل ہے بترک ندب، ورنہ مردود ہوگا۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(تالیفات رشیدیہ:۲۸۵-۲۸۶)

بلاعمامہ کے نماز پڑھانا:

سوال: اگر بلاعمامہ نماز پڑھاوے تو کیا نماز مکروہ ہوگی، تنزیہی، یا تحریمی؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ نماز عمامہ سے پڑھائی ہے، صرف ٹوپی کو سر مبارک پر زیب نہیں بخشا؟

الجواب ــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

صلوٰۃ بلاعمامہ مکروہ نہیں نہ تحریمہ نہ تنزیہ، البتہ ترک افضل ہے، آپ کے سر مبارک پر گاہ کلاہ بلاعمامہ بھی ثابت ہوتی ہے۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (تالیفات رشیدیہ ۲۸۶)

بغیر عمامہ کے نماز پڑھانے والے سے جنگ کرنا:

سوال: جو شخص تارک عمامہ سے جنگ وجدل کرے اور عمامہ کو ضروری جانے وہ کیسا ہے، حالاں کہ تارک عمامہ اولویت عمامہ کا نماز کے اندر قائل ہے اور جہاں امام دستار بند نماز نہ پڑھاتا ہو، وہاں سے جو شخص مسجد چھوڑ کر چلا جاوے، اسی وجہ سے اور مارنے مرنے پر مستعد ہو، وہ کیسا ہے؟

الجواب ــــــــــــــ

تارک عمامہ سے جدال کرنے والا جاہل ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (تالیفات رشیدیہ:۲۸۶)

== عن عائشة قالت: أمر رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم أبا بكر أن يصلي بالناس في مرضه فكان يصلي بهم. (صحيح البخاري، باب من قام إلى جنب الإمام لعلة، رقم الحديث: ٦٨٣، انيس)

(۱) وكره صلاته حاسراً: أي كاشفاً رأسه للتكاسل ولا بأس به للتذلل وأما لإهانة بها فكفر. (الفتاوىٰ الهندية، باب الكراهة: ١٠٦/١، مكتبة زكريا ديوبند، انيس)

(۲) عن ابن عمر رضى اللّٰه عنهما قال: كان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يلبس قلنسوة بيضاء. (شعب الإيمان، فصل في العمائم، رقم الحديث: ٥٨٤٨/مجمع الزوائد: ١٢١/٥، انيس)

عن عائشة رضى اللّٰه عنها قالت: كان لرسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قلنسوة بيضاء لاطية يلبسها. (المتفق والمفترق: ١٧٢٤/٣، دار القارى دمشق، رقم الحديث: ١٢٥٥، انيس)

امام کا بلا عذر بغیر عمامہ کے عمامہ والوں کی امامت کرنا:

سوال: اگر امام کو عذر سے، یا بلا عذر عمامہ میسر نہ ہو اور مقتدی باندھ رہے ہیں تو کیا نماز میں کچھ نقصان ہوگا؟ فقط

الجواب ــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

اگر چہ مقتدی سب متعمم ہوں اور امام بلا عمامہ ہو تو نماز کسی کی بھی مکروہ نہیں ہوتی۔(۱) (تالیفات رشیدیہ:۲۸۶)

کن ٹوپ میں نماز:

مسئلہ: لباس کن ٹوپ میں، جس طرح چاہے نماز پڑھے، نماز درست ہے۔

(مجموعہ کلاں، ص:۱۳۴) (باقیات فتاویٰ رشیدیہ:۱۷۵)

عورتوں کے لیے نماز میں عقص شعر مکروہ ہے، یا نہیں:

سوال: زید دعویٰ می کند کہ در حالت عقص شعر نماز گذاردن مر مرداں را مکروہ است، نہ زناں را زیرا کہ بریں کراہیت بحدیثے کہ صاحب ہدایہ وغیر ہا استدلال کردہ اند، مورد ش مرد است، نہ زن و نیز موئے سر زن حکم عضوے میدارد و بریں تقدیر اگر برائے سجدہ موئے زن موئے خود را بگذارد تا بوجہ بروں شدن از پارچہ سر نماز ش فاسد گردد، اما عمرو می گوید کہ در کراہت آں عقص شعر حکم مرد و زن یکساں است چرا کہ اگر چہ مورد حدیث مذکور خاص است لیک حکمش عام، لہذا فقہاء در جائے کہ حکم آں کراہت بمرداں تخصیص نہ کردہ اند۔

الجواب ــــــــــــــــــــــــ

قال فی الدرفی باب المکروهات: وعقص شعره، آه.

قال الشامی: أی ضفره وفتله والمراد به أن یجعله علٰی هامته ویشده بصمغ أوأن یلف ذوائبه حول رأسه کما یفعله النساء فی بعض الأوقات أویجمع الشعر کله من قبل القفا ویشده بخیط أوخرقة کی لا یصب الأرض إذا سجد وجمیع ذلک مکروه، لما روی الطبرانی أنه علیه الصلاة والسلام نهی أن یصلی الرجل ورأسه معقوص، آه. (٦٧١/١) (۲)

وفی نیل الأوطار عن العراقی: وهومختص بالرجال دون النساء؛ لأن شعرهن عورة یجب

(۱) قال رکانة سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول إن فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس. (جامع الترمذی، کتاب اللباس: ۳۰۸/۱، مکتبة یاسر ندیم، انیس)

(۲) ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب الکراهة، مطلب فی الخشوع: ۳۰۲/۲، مکتبة دارالکتاب، دیوبند، انیس

ستره فی الصلاة فإذا نقضته ربما استرسل وتعذر ستره فتبطل صلا تها، آه. (۲/۲۳۵)(۱)

قلت: وقول العراقی لا تأباه قواعدنا بل هی تؤیده فإن شعر النساء عورة عندنا أیضا. (۲)

پس دریں مسئلہ ہم قول زید نزد ما صحیح است نہ قول واللہ اعلم

تنبیہ: دریک بار زاید از سہ سوال را جواب دادن اینجا قاعدہ نیست، پس از بقیہ سوالات دوبارہ استفسار کنند اگر خواہند۔

۸ر محرم ۱۳۴۶ھ (امداد الاحکام: ۲/۱۷۱)

اگر نماز میں مردار کی ہڈی بدن پر ہو:

سوال: مردار کی ہڈی گلے وغیرہ میں لٹکا کر نماز درست ہے، یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

مردار کی ہڈی پاک ہوتی ہے، سوائے خنزیر کے، سو اس کے ساتھ ہونے سے نماز میں کچھ نقصان نہیں آیا۔ (۳) فقط (مجموعہ کلاں، ص: ۱۴۷) (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ۱۷۶)

سیپ کے بٹن کے ساتھ نماز جائز ہے، یا نہیں:

سوال: سیپ کے بٹن کپڑے میں لگے ہونے سے نماز جائز ہے، یا نہیں؟ ویسے سیپ حلال و پاک ہے۔

الجواب

نماز صحیح ہے اور سیپ حلال و پاک ہے۔ (۴) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۴/۵۷)

نماز سے پہلے نماز میں سورتیں پڑھنے کا تعین کر لینا:

سوال: اگر قبل پڑھنے نماز تعین کرے کہ فلاں فلاں سورہ پڑھوں گا، خواہ مقتدی ہو، یا امام درست ہے، یا نہیں؟

---

(۱) نیل الأوطار، باب کراهیة أن یصلی الرجل معقوص الشعر: ۲/۳۹۳، دار الحدیث مصر، انیس

(۲) أن رأس المرأة عورة ویجب ستره فی الصلاة. (شرح مختصر الطحاوی، باب صفة الصلاة: ۱/۶۹۹، دار البشائر الإسلامیة، انیس)

قال علیه الصلاة والسلام: المرأة عورة مستورة. (نصب الرأیة، باب شروط الصلاة: ۱/۲۹۸، مؤسسة الریان بیروت/الدرایة فی تخریج أحادیث الهدایة، باب شروط الصلاة: ۱/۱۲۳، دار المعرفة بیروت، انیس)

(۳-۴) وشعر المیتة غیر الخنزیر علی المذاهب وعظمها وعصبها علی المشهور وحافرها وقرنها... وکذا کل مالا تحله الحیاة. (ردالمحتار، کتاب الطهارة، باب المیاه، مطلب فی أحکام الدباغة: ۱/۳۲۰، مکتبة دار الکتاب، انیس)

الجواب ـــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

اس خیال اور تعین سے نماز میں کوئی نقصان اور خرابی نہیں آتی اور اگر پھر اس قرار داد کے موافق نہ پڑھے اور کچھ پڑھ لے، تب بھی کچھ مضائقہ نہیں۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (تالیفات رشیدیہ:۲۸۴)

آمین بالجہر نماز میں حرام ہے، یا بدعت:

سوال: آمین بالجہر کہنا نماز میں حرام اور بدعت عندالحنفیہ ہے، یا نہیں؟ اور ہم لوگ آمین بالجہر نماز میں کہنے والوں کو مسجد سے نکال باہر کردیں، یا نہیں؟ اور اگر ہم لوگ ان پر نکیر نہ کریں تو کچھ گناہ تو نہ ہوگا، یا ہم لوگ گناہ گار رہوں گے اور جماعت میں ان کے آمین بالجہر اور رفع یدین کرنے سے ہماری نماز میں کس قدر نقصان واقع ہوگا؟ ہماری نماز بالکل جاتی رہے گی، یا مکروہ ہوگی۔ فقط بینوا بالکتاب وتوجروا، بیوم الحساب بمہر ودستخط بواپسی ڈال۔ فقط

الجواب ـــــــــــــــــ

آمین بالجہر اور قرأت خلف الامام رفع یدین یہ امور سب خلاف بین الائمہ ہیں اور اگر کوئی شخص ہوائے نفسانی اور ضد سے خالی ہو اور محض محبت سنت کی وجہ سے یہ امور کرتا ہو تو اس پر کوئی طعن وتشنیع اور الزام دہی درست نہیں ہے اور اگر محض حنفیہ کی ضد میں ایسا کریں تو سخت گناہ گار ہیں۔

بہر حال ان لوگوں کے ان امور کو کرنے سے دوسرے نمازیوں کی نماز میں خرابی ونقصان نہیں آتا اور مفصل بحث اس کی بندہ نے سبیل الرشاد اور ہدایت المبتدی وغیرہ میں لکھی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (تالیفات رشیدیہ:۲۸۱)

آمین بالجہر سے نماز میں فساد ہوتا ہے، یا نہیں:

سوال: غیر مذہب کے ہمراہ شامل صف نماز ہو کر کسی شخص کا پکار کے آمین کہنا ہمارے واسطے موجب فساد نماز یا کراہت نماز ہے یا نہیں؟ اگر اس کا آمین کہنا ہمارے واسطے موجب فساد نماز یا باعث کراہت ہے تو یہ حنفی مذہب کی کون سی معتبر کتاب میں لکھا ہے۔ بینوا وتوجروا۔

(مرسلہ: بابو عبدالوہاب صاحب بلند شہر محلّہ قاضی واڑہ)

الجواب ـــــــــــــــــ

آمین بالجہر کہنا غیر مذہب کا مذہب حنفی والے کو مفسد نماز نہیں ہے نہ موجبِ کراہت۔ کیونکہ فعل ایک مصلی کا

(۱) ولا یتعین شي من القرآن لصلاة علی طریق الفرضیة...ویکره التعیین. (ردالمحتار،مطلب السنة تکون سنة بدعة وسنة کفایة: ۲/۲۳۵،مکتبة دار الکتاب،انیس)

دوسرے مصلی کی طرف مفضی نہیں ہوتا۔(۱) واللہ اعلم بالصواب

حررہ واجابہ خاکسار محمد مسعود نقشبندی دہلوی غفر رحیم فہو مسعود، ۲۸ / جمادی الاول ۱۲۹۴ھ

بلکہ اگر آمین کے جہر کرنے میں امام قرأت بھول جاوے تو کراہت اس کی مجاہر پر نہ ہوگی۔ کتبہ محمد یعقوب دہلوی

صحیح الجواب بلا ارتیاب حررہ محمد عبدالحق، الجواب صحیح: سید حسن شاہ، الجواب صحیح: محمد یوسف عبد، ۱۲۸۴ھ

دار و امید شفاعت از محمد یعقوب، صح الجواب

عنده ذلک کذلک محمد إسمٰعیل فإنه الجلیل الدلیل والجواب المذکوره صحیح إن کان المقصود اتباع السنة وإلافالأفضل عندی الامتناع والله اعلم بالصواب(۲)

الجواب صحیح: محدث رامپوری۔ بلا شبہ جواب ثانی صحیح ہے: از منصور علی احمد۔

ہست: نظام الدین، محمد عبدالرب، محمد اسماعیل انصاری مدرس مدرسہ حسین بخش مرحوم دہلوی، اکبر علی خان ولد رحم علی خاں، قمر اسمہ احمد بالعا، محمد عبدالقادر ۱۲۸۷ھ، خدا باد ہاشم بنام محمد میرٹھی، مولانا سراج احمد صاحب محدث خورجوی۔

لاریب فی هٰذا الجواب، الجواب صحیح: محمد نور الله عفی عنه

من أجاب فقد أصاب. محمد عبداللطیف عفی عنہ، مقیم میرٹھ

أصاب عندی من أجاب. بندہ عبداللہ گلاؤٹھوی عفی عنہ

امام فن مناظرہ اہل الکتاب سید ناصر الدین محمد ابوالمنصور ۱۲۹۱ھ، محمد کرامت اللہ، ۱۲۹۲ھ، محمد فضل احمد۔ عبداللہ

میرے نزدیک تو اگر خود حنفی بھی آمین بالجہر کہے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی، نہ کہ دوسرا شخص کہے اور حنفی کی نماز فاسد ہو جائے، حق یہ ہے کہ جہر واخفاء دونوں فعل مسنون ہیں، ائمہ حنفیہ کو جواز جہر میں خلاف نہیں ہے، صرف اولویت میں خلاف ہے، چناں چہ حنفیہ اخفا کو اولیٰ سمجھتے ہیں اور دیگر ائمہ جہر کو، پس سائل کو اپنی نماز کے فساد کا کیا معنی، کراہیت کا بھی شبہ نہ کرنا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب

حررہ محمد اسمٰعیل عفا اللہ عنہ ساکن کول، الجواب صحیح: خلیل احمد عفی عنہ انبہٹوی، الجواب صحیح: بندہ محمود عفی عنہ دیوبندی

الجواب صحیح: بندہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ مفتی مدرسہ دیوبند

---

(۱) **عن علقمة بن وائل عن أبیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قرأ غیر المغضوب ولا الضالین، فقال: آمین وخفض بها صوته.(سنن الترمذی، باب ماجاء فی التامین: ۵۸/۱، انیس)**

(۲) جواب مذکور صحیح ہے، اگر مقصود اتباع سنت ہو ورنہ افضل میرے نزدیک منع کرنا ہے۔

وإذا فرغ من الفاتحة قال: آمین والسنة فیه الإخفاء ویخفی الإمام والمأموم.(الفتاویٰ التاتارخانیة: ۱۶۷/۲، مکتبة زکریادیوبند، انیس)

الجواب صحیح: رشید احمد عنہ گنگوہی مدرس اول مدرسہ دیو بند، الٰہی عاقبت محمود گردان ۱۲۹۹ھ

وتوکل علی العزیز الرحمٰن: رشید احمد، ۱۳۰۱ھ

جواب المجیب حق و الحق أحق أن یتبع. المتقادم الباری عبداللہ الانصاری

هٰذا الجواب یجوب ریب المرتات. محمد حسین عفی عنہ، ابو یحییٰ محمد ۱۳۱۳ھ، الجواب حق. علی احمد عفی عنہ سنبھلی

جملہ جوابات مجیبین کے صحیح ہیں؛ لیکن مولوی محمد اسماعیل صاحب انصاری مدرس مدرسہ حسین بخش مرحوم کا تحریر فرمانا خلاف شان علماء کے ہے؛ کیوں کہ جب ایک امر حدیث سے سنت ثابت ہو چکا، پھر اس کے عامل پر الزام نفسانیت کس طرح ہوسکتا ہے، نماز میں کسی قسم کی خرابی جب واقع ہوتی ہے کہ خلاف امر مشروع نماز میں کیا جاوے اور آمین بالجہر کے جواز کے تو علمائے حنفیہ بھی قائل ہیں، چناں چہ مولانا شیخ عبدالحق صاحب دہلوی لکھتے ہیں:

و الظاهر الحمل علیٰ کلا معنیین.

اور مولانا عبدالحیٔ لکھنوی لکھتے ہیں:

و الانصاف أن الجهر قوی من حیث الدلیل.

اور شیخ ابن ہمام لکھتے ہیں:

لو کان إلیَّ فی هٰذا شی لوفقت بأن روایة الخفض یراد بها عدم القرع العنیف و روایة الجهر بمعنی قولها فی زبر الصوت و ذیله. (۱)

اور نیز علمائے دیگر بھی قائل ہیں، مانند ان کے مولانا بحر العلوم عبدالعلی ارکان اربعہ میں لکھتے ہیں کہ!

''در باب آہستہ گفتن آمین ہیچ وارد نہ شدہ مگر حدیثے ضعیف۔ (۲)

اور مولانا سلامت اللہ صاحب حنفی بھی قائل ہیں، چناں چہ شرح المؤطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے۔

حررہ عبدالصمد حنفی، متوطن کوٹھاؤلی ضلع بلند شہر، مورخہ ۱۲/ شعبان المعظم ۱۳۱۳ھ، هو المصیب

کسی دوسرے شخص کا زور سے آمین کہنا احناف کے واسطے نہ موجب فساد ہے، نہ کراہت، احناف اور غیر احناف میں جو کچھ اس بارے میں اختلاف ہے، وہ محض اولویت و عدم اولویت کا ہے، اس سے فساد کسی کا مذہب نہیں، زمانہ صحابہ سے لے کر آج تک یہ تعامل چلا آتا ہے کہ دونوں فریق ایک جگہ نماز پڑھتے رہے، البتہ سب و شتم اور لعن وطعن باہم نہ ہونا چاہیے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

---

(۱)　فتح القدیر، باب صفة الصلاة: ۲۹۵/۱، دار الفکر بیروت، انیس

(۲)　آمین کے آہستہ کہنے کے بارے میں بجز ایک ضعیف حدیث کے اور کچھ نہیں آیا ہے۔

کتبہ عبداللطیف عفی عنہ از دفتر ندوۃ العلماء کانپور، ۲۶ / جمادی الثانی ۱۳۱۴ھ

الجواب صحیح: محمد مجتبیٰ حسن عفی عنہ، مہر ندوۃ العلماء

الجواب صحیح: عبدالرحمٰن پشاوری، الجواب صواب: عبدالمومن عفی عنہ دیوبندی۔

صح الجواب: حررہ الفقیر عبدالحیٔ اصلح اللہ لہ، صح الجواب: خادم الفقراء والعلماء ابوبکر علی احمد محمود اللہ شاہ الحنفی البدایونی، الجواب صحیح: العبد احقر العباد عبدالقیوم گڑھ مکیٹسری واعظ علی گڑھ۔

چونکہ آمین بالجہر پر تعامل صحابہ کبار رہا ہے؛ اس لیے آمین بالجہر کہنے والوں پر سب وشتم کرنا در پردہ صحابہ پر معترض ہونا ہے اور یہ بالاتفاق ممنوع ہے، فعل صحابہ سے کسی صحابی کے فعل کا اقتدا سنت ہے، **كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أصحابي كالنجوم بأيهم إقتيتم إهتديتم** .(۱) واللہ اعلم بالصواب

بندہ محمد محسن عفی عنہ میرٹھی، مہر محمد محسن

جو شخص اہل حدیث ہو اور وہ شریکِ جماعت احناف ہو، اس کا آمین بالجہر کہنا مفسد نماز احناف ہرگز نہیں، یہ اختلاف اولویت میں ہے۔ واللہ اعلم

کتبہ محمد ریاض الدین، مدرس مدرسہ عالیہ میرٹھ

زید کے آمین بالجہر کہنے سے عمرو کی نماز نہ فاسد ہوگی، نہ مکروہ ہوگی۔

عبداللہ خاں مدرس مدرسہ اسلامیہ شہر میرٹھ بالائی کوٹ

آمین بالجہر سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور نہ مکروہ ہوتی ہے، غلط بیان کرتا ہے، جو کہتا ہے کہ آمین بالجہر سے دوسرے کی نماز فاسد ہو جاتی ہے، یا مکروہ۔

احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ میرٹھ اندرکوٹ

آمین بالجہر کہنے سے آمین بالخفاء کہنے والوں کی نماز میں کسی طرح کا فساد نہیں ہے۔(۲)

حررہ محمد رمضان عفی عنہ مفتی واعظ جامع مسجد آگرہ۔ (تالیفات رشیدیہ ۲۸۱-۲۸۴)

---

(۱) جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے صحابہ تاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کی اقتدا کروگے ہدایت پاؤگے۔

عن جابر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أصحابي كالنجوم بأيهم اقتديتم اهتديتم.(جامع بيان العلم وفضله، رقم الحديث: ١٧٦٠، انيس)

عن جوّاب بن عبيدالله قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إن مثل أصحابي كمثل النجوم ههنا وههنا من أخذ بنجم منها اهتدىٰ وبأى قول أصحابي أخذتم فقد اهتديتم.(المدخل إلى السنن الكبرىٰ للبيهقي، باب أقاويل الصحابة رضي الله عنهم، رقم الحديث: ١٥٣، انيس)

(۲) **والتأمين وكونهن سراً. (ردالمحتار، مطلب سنن الصلاة: ١٧٢/٢، مكتبة زكريا، ديوبند، انيس**

امام کا خفی امور کو سیٹی کی سی آواز سے ادا کرنا:

سوال: اگر امام التحیات یا سجدہ یا سورہ فاتحہ وغیرہ کہ جس کے واسطے حکم خفی پڑھنے کا ہے ایسا پڑھتا ہو کہ نزدیک کے مقتدی بھی سنتے اور سیٹی کی سی آواز مقتدی سنیں تو نماز میں کراہت ہوگی یا نہیں؟ اور جب امام سے کہا جاوے تو یہ کہتے ہیں کہ جو کوئی میری آواز سیٹی کی سی سنتا ہے تو میں اس وقت میں صاد ادا کیا کرتا ہوں۔؟

الجواب ــــــــــــــ وباللّٰه التوفيق

اگر آواز خفی امام کے آس پاس کے چند سُن لیویں تو اس میں حرج نہیں اور کوئی کراہت نہیں فقط واللہ تعالیٰ اعلم

(تالیفات رشیدیہ ۲۸۸)

تھوک نگل لینے سے روزہ اور نماز ٹوٹنے کا حکم:

سوال: روزہ دار کے منھ میں اگر بلغم، یا تھوک جمع ہو جاوے حالتِ نماز میں، یا غیر نماز میں تو روزہ اور نماز ہوئی، یا نہیں؟ اگر وہ بلغم، یا تھوک منھ میں آیا ہوا نگلا جاوے؟

الجواب ــــــــــــــ

اگرچہ نگل جاوے، درست ہے۔(۱) فقط

(بدست خاص، ص:۴۱)(باقیات فتاویٰ رشیدیہ:۱۷۳)

جلسہ اور قومہ کی دُعائیں:

سوال: جلسے اور قومے میں یہ الفاظ کہنا فرائض ہوں، یا نوافل جائز ہے، یا نہیں؟

''اللّٰهم اغفرلي وارحمني واهدني وارزقني وارفعني واجبرني''.

جلسے میں اور قومے میں:

''ربنا لک الحمد حمدًا كثيرًا طيبًا مباركاً فيه''.

الجواب ــــــــــــــ وباللّٰه التوفيق

یہ کلمات فرض نفل میں سب میں درست ہیں؛ مگر امام کو فرائض میں نہ کہنا چاہیے کہ مقتدیوں پر تطویل صلوٰۃ کی کلفت ہوتی ہے، تنہا ہو تو کہے کہ نماز میں اذکار مسنونہ اولیٰ ہیں۔(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم (تالیفات رشیدیہ:۲۸۵)

---

(۱) وكره له ذوق شئ وكذا مضغه. (الدرالمختار) وفي الشامية: الظاهر أن الكراهة في هٰذه الأشياء تنزيهية. (رد المحتار، باب الكراهية: ۳۹۵/۳، مكتبة زكريا ديوبند، انيس)

(۲) قال أبو يوسف: سألت الإمام أن يقول الرجل أن يقول الرجل إذا ارفع رأسه من الركوع والسجود ==

نماز کے بعد مسجد میں سوال کرنا اور سائل کو دینا کیسا ہے:

سوال: ہمارے یہاں مسجد میں مدرسے کے حضرات اور دیگر حضرات نماز کے بعد مدد کرنے کا سوال کرتے ہیں تو کیا مسجد میں سوال کرنا شرعاً جائز ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

فقہاء کرام نے یہ لکھا ہے کہ اگر سائل مجبور ہے اور وہ اپنے سوال کے لیے نمازیوں کے آگے سے نہیں گذرتا ہے اور ان کی گردنوں کو پھلانگ کر نہیں جاتا ہے تو اس کے لیے مسجد میں سوال کرنا اور اس کو دینا دونوں جائز ہے، اگر وہ مجبور نہیں ہے؛ بلکہ پیشہ ور سائل ہے یا نمازیوں کے آگے سے گذرتا ہے، یا تخطی رقاب کرتا ہے تو اس کو دینا جائز نہیں ہے۔

والمختار أن السائل إذا كان لايمرّ بين يدى المصلّى ولايتخطى رقاب الناس ولايسئل الناس إلحافًا ويسأل لأمر لابد منه، لابأس بالسوال والأعطاء ولا يحلّ إعطاء سوال المسجد إذا لم يكونوا علىٰ تلك الصفة المذكورة، كذا فى الوجيز للكردرى. (۱)

لہٰذا صورت مسئولہ میں اگر مدرسہ کے افراد مدرسہ کے ضروری کام کے لیے؛ یا دیگر مجبور حضرات جو واقعۃً مجبور ہوں، اپنی مدد کے لیے نماز کے بعد مسجد میں سوال کرتے ہیں تو ان کے لیے سوال کرنا شرعاً جائز ہے، بشرطیکہ وہ نمازیوں کے آگے سے نہ گذریں اور ان کی گردنوں کو پھلانگ کر نہ جائیں، جس سے نمازیوں کو تکلیف ہو۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد جنید عالم ندوی قاسمی، ۱۴۰۹/۱۱/۵ھ۔ (فتاویٰ امارت شرعیہ: ۴۲۰/۲-۴۲۱)

ناکہ حیوان کی چربی کے ساتھ نماز درست ہے:

سوال: اگر ناکہ حیوان بحری کی چربی کا تیل ہاتھ و پاؤں پر مالش کر کے بغیر دھوئے نماز پڑھی جاوے تو نماز درست ہوگی، یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــ

نماز اس صورت میں صحیح ہے۔ (۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۱۲/۴)

== **اللّٰهم اغفرلى قال: يقول: ربنا لک الحمد وسكت ولقد أحسن فى الجواب إذ لم ينه عن الاستغفار، نهر وغيره، أقول بل فيه إشارة إلىٰ أنه غيرمكروه ... بل ينبغى أن يندب الدعاء بالمغفرة بين السجدتين خروجاً من الإمام أحمد لإبطاله الصلاة بتركه عامداً، إلخ. (ردالمحتار: ۲۱۲/۲-۲۲۳، مكتبة زكريا ديوبند، انيس)**

(۱) **الفتاوىٰ الهندية، الباب السادس عشر فى صلاة الجمعة: ۱٤۸/۱، مكتبه زكريا ديوبند، انيس**

(۲) بحری جانور کی یہ چربی حکماً پاک ہے، لہٰذا کوئی مضائقہ نہیں۔ ظفیر ==

ہرن کی دباغت دی ہوئی کھال کا مصلّی بنانا درست ہے:

سوال: ہرن کی ایسی کھال پر جس کے ساتھ چاروں کھُر اور سینگ معلق ہوں، مصلّی بنا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، یا نہ؟

الجواب

اس کھال پر نماز بلا کراہت کے درست ہے، وجہ کراہت کی کچھ نہیں ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۴/۱۰۰)

مسجد کا سائبان جو ناچ میں دیدیا گیا ہو اس میں نماز درست ہے، یا نہیں:

سوال: ایک شخص نے مسجد کا سائبان ناچ میں دے دیا، اب اس سائبان کے نیچے نماز پڑھ سکتے ہیں؟ نمازیوں کو دھوپ کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے؟

الجواب

اس سائبان کے نیچے نماز پڑھنا جائز ہے، اس کو دھوپ وغیرہ کے وقت مسجد میں لگانا چاہیے اور آئندہ کسی محفل ناچ وغیرہ کے لیے نہ دیا جاوے۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۴/۱۱۵)

عاجزی کے طور پر ننگے سر نماز بلا کراہت جائز ہے:

سوال: ایک کتاب میں لکھا ہے کہ جو شخص ننگے سر اس نیت سے نماز پڑھے کہ عاجزانہ درگاہِ خدا میں حاضر ہوتا ہوں تو کچھ حرج نہیں؟

الجواب

یہ تو کتب فقہ میں بھی لکھا ہے کہ بہ نیت مذکورہ ننگے سر نماز پڑھنے میں کراہت نہیں ہے۔
درمختار میں ہے:
ولا بأس به للتذلل، إلخ. (۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۴/۹۴)

== كما يطهر لحمه شحمه ... قوله تعالىٰ: ﴿أحل لكم صيد البحر﴾ (المائدة: ٩٦) من غير، فصل وقوله عليه السلام في البحر: هو الطهور ماؤه والحل ميتته، إلخ. (الهداية، كتاب الذبائح: ٤/ ٤٤٢، مكتبة فيصل ديوبند، انيس)

(۱) شعر الميتة وعظمها طاهر وكذا العصب والحافر والخف والظلف والقرن والصوف والوبر والريش والسن والمنقار والمخلب، إلخ، كل إهاب دبغ دباغة حقيقية بالأدوية أو حكمية بالتتريب و التشميس والإلقاء فى الريح فقد طهر وجازت الصلاة فيه. (الفتاوىٰ الهندية، باب المياه، الفصل الثانى: ١/ ٢٥، مكتبة زكريا ديوبند، ظفير)

(۲) الدر المختار علىٰ هامش رد المحتار، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها: ١/ ٥٩٩، ظفير

جالی دار ٹوپی کے ساتھ نماز مکروہ نہیں:

سوال: جالی دار کپڑے کی ٹوپی سے نماز مکروہ ہوتی ہے، یا نہیں؟ اور ہمیشہ استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟

الجواب

جو کپڑا مردوں کو پہننا مباح ہے، اگر وہ جالی دار ہو تو اس کی ٹوپی سے نماز درست ہے اور استعمال اس کا اس طریقہ پر کہ کشف عورت نہ ہو، درست ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۰۹/۴)

تولیہ، یا رومال باندھ کر نماز پڑھنا کیسا ہے:

سوال: تولیہ، یا رومال بجائے عمامہ کے باندھ کر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور تولیہ ٹوپی پر باندھنا مکروہ ہے، یا نہیں؟ اور اس سے نماز پڑھانا مکروہ ہے، یا نہیں؟ اور یہ اعتجار ہے، یا نہیں؟ اگر کوئی شخص اس پر طعن کرے اور الفاظ جاہلانہ توہین کے کہے تو اس کو عتاب ہونا چاہیے، یا نہیں؟

الجواب

تولیہ ورومال ٹوپی پر باندھنا مکروہ نہیں ہے؛ یعنی عمامہ کے طور پر باندھنا اور نماز اس سے مکروہ نہ ہوگی؛ بلکہ اطلاق عمامہ کا اس پر آوے گا اور باندھنے والا مستحق ثواب ہوگا اور یہ اعتجار مکروہ نہیں ہے، عصابہ بمعنیٰ عمامہ بھی آتا ہے اور پٹی جو سر پر باندھی جاوے، اس کو بھی عصابہ کہتے ہیں۔

العصابة تأتي بمعنى العمامة، كما في القاموس وغيره.(جمع الوسائل)(۲)

عمامۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت منقول ہے کہ آپ کے پاس دو عمامے تھے۔ایک سات ذراع کا اور ایک بارہ ذراع کا؛ لیکن صحیح یہ ہے کہ اس میں کوئی تحدید شرعاً نہیں ہے، بقدر ضرورت ہونا کافی ہے۔(۳)

---

(۱) لبس الثياب الجميلة مباح إذا لم يتكبر.(ردالمحتار، باب الاستبراء:۵۰۵/۹، مكتبة زكرياديوبند،انيس)

(۲) جمع الوسائل فى شرح الشمائل،باب ماجاء فى عمامة رسول الله صلى الله عليه وسلم:۱۶۹/۱،الحلبى،انيس

(۳) فإن لم تكن عمامته بالكبيرة التى يؤذى حملها حاملها،إلخ،ولا بالصغيرة التى تقتصر عن وقاية الرأس من الحر والبرد بل كانت وسطاً بين ذلك،إلخ، وقال السيوطى:لم يثبت فى مقدارها حديث وفى خبرمايدل علىٰ أنها عشرة أذرع والظاهر أنها كانت نحو العشرة أوفوقها بيسير وقال السخاوى فى فتاوٰيه:رأيت من نسب لعائشة أن عمامته فى السفر بيضاء وفى الحضر سوداء وكل منهما سبعة أذرع،الخ، وفى تصحيح المصابيح لابن الجزرى: تتبعت الكتب وتطلبت من السير والتواريخ لأقف علىٰ قدر عمامته صلى الله عليه وسلم فلم أقف علىٰ شىء حتى أخبرنى من أثق به أنه وقف علىٰ شىء من كلام النووى ذكر فيه أنه كان له صلى الله عليه وسلم عمامةٌ قصيرةٌ ستة أذرع وعمامةٌ طويلةٌ اثنا عشر ذراعاً.(شرح المواهب الدنية للزرقانى:۴/۵،ظفير)

جمع الوسائل شرح الشمائل للعلی القاری میں ہے:

وقال الشیخ الجزری فی تصحیح المصابیح: تتبعت الکتب وتطلبت من السیر والتواریخ لأقف علیٰ قدر عمامة النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فلم أقف حتیٰ أخبرنی من أثق به أنه وقف علیٰ شیء من کلام النووی ذکر فیه أنه کان له صلی اللّٰہ علیه وسلم عمامةٌ قصیرةٌ وعمامةٌ طویلةٌ وأن القصیرة کانت سبعة أذرع مطلقاً من غیر تقیید بالقصیر والطویل،الخ. (جمع الوسائل)(۱) **فقط**

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۴/۹۴-۹۵)

شملہ زیادہ ہونے سے کیا نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے:

سوال: عمامہ باندھنا کتنا سنت ہے اوراس کا شملہ پیچھے چھوڑ نا کتنا مسنون ہے؟ اگر کوئی سرین تک چھوڑے تو نماز میں نقصان آتا ہے، یانہیں؟ ایک شخص کہتا ہے کہ اگر شملہ سوا بالشت سے زیادہ چھوڑے تو نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے۔ اس بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب

درمختار میں ہے کہ عمامہ کا شملہ پیچھے چھوڑ نا مستحب ہے اور وسط ظَہر تک شملہ کا ہونا مستحب ہے اور بعض نے کہا: ایک بالشت ہوگا اور یہ کہنا اس شخص کا کہ اگر سوا بالشت سے زیادہ شملہ چھوڑے تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی، غلط ہے۔ وسط ظہر تک ہونا شملہ کا، یا ایک بالشت ہونا یہ سب امور مستحبہ میں سے ہیں، اس کا خلاف مکروہ تحریمی نہیں ہے اور نماز میں کچھ کراہت نہیں آتی۔ ایک قول شملہ کے بارے میں درمختار میں یہ بھی ہے کہ موضع جلوس تک شملہ کا ہونا مستحب ہے۔(۲) اس سے معلوم ہوا کہ کمر کی جڑ تک؛ یعنی سرین کے شروع تک ہونا شملہ کا بھی مکروہ نہیں ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ یہ جو کچھ اقوال ہیں دربارہ استحباب ہیں، باقی گناہ کسی حال میں نہیں ہے، شملہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ اسی

(۱) جمع الوسائل فی شرح الشمائل،باب ماجاء فی عمامة رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم: ۱/۱۶۸،الحلبی،انیس

(۲) قال الجزری فی تصحیح المصابیح : قد تتبعت الکتب وتطلبتمن السیروالتواریخ لأقف علیٰ قدرعمامه النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فلم أقف علیٰ شئ حتیٰ أخبرنی من أثق به أنه وقف علیٰ شئ من الکلام النووی ذکر فیه أنه کان له صلی اللّٰہ علیه وسلم عمامة قصیرة وعمامة طویلة وإن القصیرة کانت سبعة أذرع والطویلة اثنی عشر ذراعاً ظاهر کلام المدخل أن عمامته کانت سبعة أذرع مطلقاً من غیر تقیید بالقصر والطویل.(مرقاة المصابیح،کتاب اللباس:۸/۲۵۰،مکتبة أشرفیة، انیس)

وندب لبس السواد وإرسال ذنب العمامة بین کتفیه إلیٰ وسط الظهروقیل لموضع الجلوس وقیل شبر.

(الدرالمختارعلیٰ هامش رد المحتار:۵/۲۶۰،ظفیر)(کتاب الحظروالإباحة:۹/۵۱۵،مکتبة زکریادیوبند، انیس)

طرح عمامہ کے طول کی شرعاً کوئی حد خاص نہیں ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عمامہ کبھی بارہ ہاتھ کا ہوا ہے اور کبھی سات ہاتھ کا اور دوسروں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خاص طول کا امر نہیں فرمایا، پس جس طرح عادت ہو اور جتنا باندھنے کی عادت ہو باندھ لے، کچھ وہم نہ کرے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۳۸/۴)

صرف ٹوپی اوڑھ کر امامت مکروہ نہیں:

سوال: ٹوپی اوڑھ کر امامت کرنا بلا کراہت جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

ٹوپی سے امامت درست ہے، کچھ کراہت نہیں ہے، البتہ عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنا اور امامت کرانا افضل ہے اور ثواب زیادہ ہے؛ لیکن ٹوپی بھی مکروہ نہیں ہے، کذا فی شرح المنیۃ الکبیر۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۹۷/۴)

بلا عمامہ نماز مکروہ نہیں:

سوال: آیا نماز بکلاہ بدونِ عمامہ مکروہ است، یا نہ؟(۳)

فتاویٰ سعدیہ میں مکروہ لکھا ہے اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ جائز بلا کراہت تحریر فرماتے ہیں۔

الجواب

أقول وباللّٰه التوفيق:

شرح منیہ کبیری میں ہے:

والمستحب أن يصلي الرجل في ثلٰثة أثواب إزاروقميص وعمامة ولو صلٰى في ثوب واحد متوشحاً به جميع بدنه كما يفعله القصارفي المقصرة جازمن غير كراهة مع تيسروجود الطاهر الزائد ولكن فيه ترك الاستحباب.(۴)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ بلا عمامہ کے نماز مکروہ نہیں ہے، البتہ عمامہ کا ہونا مستحب ہے اور عمامہ نہ ہونے کی

(۱) ذكرفيه أنه كان له صلى اللّٰه عليه وسلم عمامة قصيرة وعمامة طويلة وأن القصيرة كانت سبعة أذرع والطويلة إثنٰى عشر ذراعاً.(مرقاة المفاتيح،كتاب اللباس:۵۰/۸،مكتبة أشرفية،ظفير)

(۲) والمستحب أن يصلي الرجل في ثلٰثة أثواب إزاروقميص وعمامة،ولوصلٰى في ثوب واحد متوشحاً به جميع بدنه كما يفعله القصار في المقصرة جاز من غير كراهة مع تيسر وجود الطاهرالزائد ولكن فيه ترك الاستحباب.(غنية المستملي،ص:۳۰۳،مكتبة دار الكتاب، ظفير)

(۳) بلا عمامہ صرف ٹوپی پر نماز مکروہ ہے یا نہیں۔انیس

(۴) غنية المستملي،ص:۳۰۳،مكتبة دار الكتاب،ظفير

صورت میں باوجود میسر ہونے کے ترک استحباب ہے، پس حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہٗ کی غرض یہی ہے کہ اگر چہ ترک عمامہ میں خلاف استحباب ہے؛ لیکن جائز بلا کراہت ہے اور غیر مستحب کو کراہت لازم نہیں ہے۔

كما صرح به الشامي من أنه ”لا يلزم من ترك المستحب ثبوت الكراهة إذ لابد لها من دليل خاص“. (۱)

پس صحیح یہی ہے جو حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہٗ نے لکھا ہے اور فتاویٰ سعدیہ میں جو اس کو مکروہ لکھا ہے، یہ اس قول کی بنا پر ہوگا جو کہتے ہیں کہ ترک مستحب خلاف اولیٰ ہے اور خلافِ اولیٰ اور مکروہِ تنزیہی کا مرجع واحد ہے تو مراد صاحب فتاویٰ سعدیہ کی مکروہ تنزیہی ہونا ہے؛ لیکن شامی کی تحقیق سے معلوم ہوا کہ مکروہ تنزیہی بھی نہ کہنا چاہیے، البتہ عمامہ کی وجہ سے زیادتی ثواب ہونا مسلم ہے، جیسا کہ جملہ مستحبات کے ادا میں زیادتی ثواب ہے؛ لیکن ان کے ترک میں کراہت نہیں، جیسے صلوٰۃ ضحیٰ وغیرہ۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۲۰/۴-۱۲۱)

فوجی ٹوپی پہن کر نماز جائز ہے:

سوال: اگر کوئی شخص سر پر بجائے ٹوپی کے کلاہ فوجی بلاضرورت رکھ کر نماز پڑھے، یا پڑھاوے تو نماز جائز ہے، یا نہیں؟ اور بغیر نماز پہننا کیسا ہے؟

الجواب

اس ٹوپی سے نماز ہو جاتی ہے، لباس اور ٹوپی میں کوئی خاص طریق اور وضع مامور بہ نہیں ہے؛ بلکہ جیسے جس ملک کی عادت اور رواج ہو، اس کے موافق لباس اور ٹوپی وغیرہ پہننا درست ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

”كل ماشئت والبس ماشئت“. (الحديث) (یعنی: جو چاہو کھاؤ اور جو چاہو پہنو؛ مگر تکبر واسراف نہ کرو۔) (۲) فقط

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۰۲/۴)

صرف لنگی میں نماز درست ہے:

سوال: ایک شخص تونگر حاجی ہے اور گرمی کے موسم میں پانچ وقت کی نماز ایک لنگی سے جو گھٹنوں سے دو انگل نیچی ہے اور دوسری چادر سے نماز پڑھتا ہے، بعض وقت کی نماز صرف اسی لنگی سے پڑھ لیتا ہے تو اس کی نماز ہوتی ہے، یا نہیں؟

(۱)　ردالمحتار، بحث مستحبات الوضوء: ۱/۱۱۵، ظفير (كتاب الطهارة، مطلب: ترك المندوب هل يكره تنزيهاً: ۱/۲۴۷، مكتبة دارعالم الكتب، رياض، انيس)

(۲)　یہ حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے، دیکھئے: صحيح البخاري، كتاب اللباس، باب قول الله: ۲/۸۶۰، مكتبة رشيدية، انيس

الجواب

صرف لنگی سے بھی نماز ہوجاتی ہے؛(۱) مگر بہتر یہ ہے کہ بصورت استطاعت لنگی و چادر یا کرتہ و پاجامہ و کلاہ، یا عمامہ کلاہ کے ساتھ نماز پڑھے، یہ افضل ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۳۱/۴-۱۳۲)

ولایتی کپڑے میں نماز درست ہے:

سوال: ولایتی کپڑے میں نماز جائز ہوگی، یا نہیں؟

الجواب

نماز اس کپڑے میں درست ہے۔(۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۰۷/۴)

قوم نصاریٰ کے مستعمل کپڑوں میں نماز ہوتی ہے، یا نہیں:

سوال: کپڑے مستعملہ قوم نصاری سے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب

جامہائے مستعملہ قوم نصاری وغیرہ سے فقہا نے نماز پڑھنے کو جائز لکھا ہے، سوائے پاجامہ اور ازار کے کہ اس کا نجس ہونا بظن غالب ہے، کذا فی الشامی،(۴) اور دھو لینا ہر ایک کپڑے کا احوط ہے، خصوصاً ازار و پاجامہ کا دھونا ضروری ہے۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۲۵/۴-۱۲۶)

---

(۱) والرابع ستر عورته،إلخ، وهي للرجل ماتحت سرته إلٰى ما تحت ركبتيه.(الدرالمختار علٰى هامش رد المحتار،باب شروط الصلاة: ۳۷٤/۱، ظفير)(مطلب ستر العورة: ٦٩/۲،مكتبة دارالكتاب ديوبند،انيس)

(۲) والمستحب أن يصلي الرجل في ثلاثة أثواب إزاروقميص وعمامة ولوصلٰى في ثوب واحد متوشحًا به جميع بدنه كما يفعله القصار في المقصرة جازمن غير كراهة مع تيسروجود الطاهر الزائد ولكن فيه ترك الاستحباب.(غنية المستملي،ص:۳۳۷،ظفير)

(۳) اس لیے کہ حکماً پاک ہے اور نماز کے لیے یہی شرط ہے۔

ولوشك في نجاسة ماء أوثوب، الخ، لم يعتبر(الدرالمختارعلٰى ردالمحتار)(كتاب الطهارة: ۲۸۳/۱، انيس)

من شك في إنائه وثوبه فهوطاهر،إلخ، وكذا مايتخذه أهل الشرك أوالجهلة من المسلمين كالسمن والخبزو الأطعمة.(رد المحتار،كتاب الطهارة،مطلب في ندب مراعاة الخلاف إذا لم يرتكب مكروه مذهبه.مطلب قُبَيل أبحاث الغسل: ۲۸٤/۱،مكتبة دارعالم الكتب رياض،انيس)

(۴) ثياب الفسقة وأهل الذمة طاهرة.(الدرالمختار)

قال في الفتح:وقال بعض المشائخ: تكره الصلٰوة في ثياب الفسقة؛لأنهم لايتقون الخمور. ==

میلے کپڑوں میں نماز مکروہ ہے، یا نہیں:

سوال: میلے کپڑے اور جڑاول سال گذشتہ کے ثیاب بذلہ میں داخل ہیں، یا نہیں؟ اور نماز ان میں جائز ہوگی، یا مکروہ؟

الجواب

کپڑوں کے میلے ہوجانے کی وجہ سے وہ ثیاب بذلہ نہیں ہوئے، اسی طرح جڑاول سال گذشتہ ثیاب بذلہ میں داخل نہیں، لہٰذا نماز ان میں مکروہ نہ ہوگی۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۳۹/۴)

بغیر کلی کے کرتا سے نماز جائز ہے:

سوال: اگر کوئی شخص بغیر کلیوں کا کرتا پہن کر نماز پڑھے تو نماز مکروہ ہوگی، یا نہیں؟

الجواب

بغیر کلیوں کا کرتا پہن کر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے؛ کیوں کہ مقصود ستر عورت ہے اور وہ اس صورت میں حاصل ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۰۶/۴)

ساڑی میں عورتوں کی نماز جائز ہے، یا نہیں:

سوال: عورتوں کو دھوتی باندھنا اور اس سے نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب

عورتوں کو دھوتی باندھنا اور دھوتی سے نماز پڑھنا درست ہے، غرض یہ ہے کہ پردہ پورا ہونا چاہئے، دھوتی ہو یا پاجامہ اسکی کچھ خصوصیت نہیں ہے۔(۳) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۱۱/۴)

== قال المصنف يعني صاحب الهداية: الأصح أنه لايكره؛ لأنه لم يكره من ثياب أهل الذمة إلا السراويل مع استحلالهم الخمر، فهٰذا أولٰى، آه. (رد المحتار، قبيل كتاب الصلاة: ٣٢٤/١، ظفير) (باب الأنجاس: ٥٦٥/١، مكتبة عالم الكتب، انيس)

(۱) (وصلاته في ثياب بذلة) يلبسها في بيته (ومهنته) أي خدمته إن له غيرها و إلاّ لا. (الدر المختار علٰى هامش ردالمحتار، باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها: ٦٤٠/١، دارالفكر بيروت، انيس)

وفسرها في شرح الوقاية بما يلبسه في بيته لايذهب به إلى الأكابر والظاهر أن الكراهة تنزيهية، آه. (رد المحتار، باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها، مطلب في الكراهة التحريمية والتنزيهية، قُبيل مطلب في الخشوع: ٦٤١/١، دارالفكر بيروت، انيس)

(۲) وعلٰى هٰذا فما صار شعار العلماء يندب لهم لبسه. (الموسوعة الفقهية: ١٤٠/٦، انيس)

(۳) والرابع سترعورة، ووجوبه عام ولوفي خلوة على الصحيح، إلخ، وهي إلخ للحرة ولو خنثٰى جميع بدنها ==

ساڑی میں نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: اس ملک میں عورتیں جوایک کپڑا تمام بدن میں دے کر نماز پڑھتی ہیں، جس کو ہمارے ملک میں ساڑھی بولتے ہیں، تھوڑی پہنتی ہیں اور تھوڑی بدن میں ڈالتی ہیں، یا دھوتی بولتے ہیں؟

الجواب

ساڑی میں نماز جائز تو ہے، بشرطیکہ عورت کا تمام جسم مخفی رہے؛ مگر بدون کرتے کے نماز مکروہ ہے، جس کے پاس کرتا ہو، پس عورتوں کو ساڑھی کے نیچے کرتا ضرور پہننا چاہیے کہ بغیر اس کے ستر کھلنے کا بھی اندیشہ ہے۔(۱)

۲۸/ذی الحجہ ۱۳۴۸ھ۔(امداد الاحکام:۲/۱۸۰)

حالتِ نماز میں چادر یا رضائی اوڑھنا درست ہے، یا نہیں:

سوال: حالت نماز میں چادر، یا رضائی کو سر پر اوڑھنا چاہیے، یا کاندھے پر اور اس کے بائیں جانب کے دونوں کونے لٹکے رہیں، یا کندھے پر ڈال لیں، افضل کیا ہے؟

الجواب

دونوں طرح اوڑھنا درست ہے اور یہ بھی درست ہے کہ بائیں طرف کے دونوں کونے لٹکے رہیں؛ کیوں کہ جب داہنی طرف کا کنارہ بائیں مونڈھے پر اوڑھ لیا تو سدل جو کہ مکروہ ہے نہ رہا اور بہتر ہے کہ بائیں طرف کے کونے بھی مونڈھے پر ڈال لے۔(۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند:۴/۱۰۴)

== حتٰی شعرها النازل فی الأصح خلا الوجه والكفين إلخ والقدمين.(الدرالمختار علٰی هامش ردالمحتار،باب شروط الصلاة: ۳۷٤/۱)(مطلب فی ستر العورة: ٦۹/۲،مكتبة دار الكتاب،انيس)

سترِ عورت خواہ پاجامے سے ہو، خواہ ساڑی سے، دونوں برابر ہے، یہ سمجھنا صحیح نہیں ہے کہ ساڑی باندھنا ہندوانہ لباس ہے؛ بلکہ ملک کے بعض حصوں میں مسلمان عورتوں کا بھی یہی لباس ہے، جس طرح پاجامہ پہننے والے علاقوں میں ہندو عورتیں بھی بکثرت پاجامہ پہنتی ہیں؛ یعنی ان کا بھی لباس یہی ہے اور مسلمان عورتوں کا بھی۔ واللہ اعلم (محمد ظفیر الدین غفرلہ)

(۱) (و)الرابع (ستر عورته) ... (وهی للرجل ما تحت سرته إلی ما تحت ركبته) ... (وللحرة)ولو خنثی (جميع بدنها) حتی شعرها النازل فی الأصح (خلا الوجه والكفين)فظهر الكف عورة علی المذهب (والقدمين)علی المعتمد وصوتها علی الراجح.(الدرالمختار: ۷٥/۲،مكتبة زكريا ديوبند،انيس)

(۲) (وكره) ... (سدل) تحريما للنهی (ثوبه)أی إرساله بلا لبس معتاد.(الدرالمختار علٰی هامش ردالمحتار، كتاب الصلاة،باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها: ٦۳۸/۱-٦۳۹)

فعلٰی هٰذا تكره فی الطيلسان الذی يجعل علی الرأس وقد صرح به فی شرح الوقاية آهـ إذا لم يدره علٰی عنقه وإلا فلاسدل.(ردالمحتار،باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،مطلب فی الكراهة التحريمية والتنزيهية: ٦۳۹/۱،ظفير)

چار پائی نمازی کے سامنے ہو تو اس سے کوئی حرج نہیں ہوتا:

سوال: کسی مکان، یا دوکان کے اندر مصلی کے سامنے چار پائی خالی بچھی ہوئی ہے اور وہ اس چار پائی کے پاس قبلہ رخ نماز پڑھے تو جائز ہے، یا نہیں؟

الجواب

درست ہے۔ فقط (فتاویٰ دار العلوم دیو بند: ۱۳۳/۴)

نقش ونگار والے مصلیٰ پر نماز جائز ہے، یا نہیں:

سوال: اگر کسی مصلیٰ، یا جائے نماز پر نقشہ کسی روضہ، یا مسجد، یا خانہ کعبہ، یا مدینہ منورہ کا ہو اور ہر حالت میں پیش نظر رہے، اس پر نماز پنجگانہ ادا کرنا کیسا ہے؟

الجواب

نماز ادا ہو جاتی ہے؛(۱) لیکن پیش نظر ہونا نقش ونگار کا اچھا نہیں ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیو بند: ۱۲۷/۴-۱۲۸)

پرند کی تصویر پر دوسرا کپڑا اچھا کر نماز پڑھی تو نماز ہوگی، یا نہیں:

سوال: جس جائے نماز پر پرندہ کی تصویر ہو، اس پر دوسرا کپڑا ڈال کر نماز جائز ہے یا نہ؟

الجواب

اس صورت میں نماز جائز ہے بلا کراہت۔(۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیو بند: ۱۲۹/۴)

---

(۱) (أولغير ذی روح لا)يكره لأنها لاتعبد.(الدرالمختارعلٰى هامش ردالمحتار، كتاب الصلاة،باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها: ٦٤٩/١،دارالفكربيروت،انيس)

لقول ابن عباس للسائل:فإن كنت لابد فاعلاً فاصنع الشجروما لانفس له،رواه الشيخان.(رد المحتار، باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها،مطلب إذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة أولٰى: ٦٤٩/١، دارالفكربيروت،انيس)

(۲) (ولا بأس بنقشه خلا محرابه)فإنه يكره؛لأنه يلهي المصلي. (الدرالمختارعلٰى هامش ردالمحتار، كتاب الصلاة،باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها: ٦٥٨/١،دارالفكربيروت،انيس)

أی فيخلّ بخشوعه من النظرإلٰى موضع سجوده ونحوه...ويكون منتهٰى بصره إلٰى موضع سجوده ،إلخ. (ردالمحتار،باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،مطلب كلمة لا بأس دليل علٰى أن المستحب غيره لأن البأس الشدة: ٦٥٨/١،دارالفكربيروت،ظفير)

(۳) (واختلف فيما إذا كان)التمثال(خلفه،والأظهرالكراهة و)لايكره (لوكانت تحت قدميه)أومحل جلوسه لأنها مهانته...أوعلٰى خاتمه)بنقش غيرمستبين،قال فی البحر:ومفاده كراهة المستبين لاالمستتربكيس أوصرة أوثوب آخر.(الدرالمختارعلٰى هامش ردالمحتار،باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها: ٦٤٨/١،دارالفكربيروت،انيس)==

جیب میں روپیہ ہوتو بھی نماز ہوجاتی ہے:

سوال: روپیہ پیسہ اگر صدری کی جیب میں ہواور نیت باندھنے کے وقت ہاتھ کے نیچے رہے تو کیا نماز ہوجاتی ہے؟

الجواب

نماز اس صورت میں بلا کراہت صحیح ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۴۶/۴-۱۴۷)

نمازی پنکھا کرنے سے خوش ہوتو اس کی نماز میں کوئی کراہت نہیں:

سوال: نمازی کو اگر کوئی شخص پنکھا کرے اور نمازی اس فعل سے خوش ہوتو نماز ہوگی، یا نہیں؟

الجواب

نمازی کو اگر کوئی شخص پنکھا کرے لوجہ اللہ اور نمازی کو اس سے راحت ہواور وہ باطمینان نماز پوری کرے تو اس سے نماز میں کچھ فساد اور خلل اور کراہت نہ ہوگی، نماز پڑھنے والا اگر اس سے خوش ہو، تب بھی اس کی نماز میں کچھ فساد اور کراہت نہ آوے گی اور مساجد میں جو پنکھے لگے ہوئے ہیں، ان سے کسی کی نماز میں کچھ کراہت نہ ہوگی، البتہ نماز پڑھنے والے کو خود یہ حکم کسی کو نہ کرنا چاہیے کہ وہ اس کو پنکھا کرے، نماز پڑھتے ہوئے کہ یہ امر خلاف ادب کے ہے، اگر چہ نماز میں اس سے بھی کچھ کراہت نہ آوے گی۔ فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۰۱/۴)

ناک سے نماز میں آواز نکالنا کیسا ہے:

سوال: ایک شخص کو زکام ہے، وہ اگر مخارج حروف صحیح نکالنے کی وجہ سے سُوسُو کرتا یعنی ناک میں سے اوپر کی طرف دم کھینچ کر ناک کو درست کر لیتا ہے، تو جائز ہے یا نہیں؟

الجواب

نماز میں ایسی آواز نکالنا نہ چاہیے، با ایں ہمہ اگر نکالی گئی بضرورت تصحیح مخارج حروف تو نماز صحیح ہے۔(۲) فقط

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۱۳/۴-۱۱۴)

== بأن كان فوق الثوب الذى فيه صورة ثوب ساتر له فلا تكره الصلاة فيه لاستتاها بالثوب بحر .(رد المحتار،باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،مطلب إذا تردد الحكم بين سنة وبدعة وكان ترک السنة أولىٰ: ٦٤٨/١، دارالفكربيروت، ظفير)

(۱) ولايكره (لوكانت تحت قدميه)أومحل جلوسه لأنها مهانة (أوفى يده) عبارة الشمنى بدنه؛لأنها مستورة بثيابه ...ومفاده كراهة المستبين لا المستتربكيس أو صرة أوثوب آخر (الدرالمختارعلىٰ هامش ردالمحتار، كتاب الصلاة،باب مايفسد الصلاة ومايكر فيها: ٦٤٨/١، دارالفكربيروت،انيس)

بأن صلىٰ ومعه صورة أو كيس فيه دنانيرأودراهم فيها صورصغارفلا تكره لاستتارهابحر .(رد المحتار،باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها،مطلب:مطلب إذا ترددالحكم بين سنة وبدعة وكان ترک السنة أولىٰ: ٦٤٨/١،دارالفكر بيروت،ظفير)

(۲) (والتنحنح) بحرفين(بلاعذر)أما به بأن نشأ من طبعه فلا(أو)بلا(غرض صحيح)فلولتحسين صوته ...==

نماز میں اگر تھوکنا ہو تو کیا کرے:

سوال: نماز میں منھ بھر کر تھوک آیا تو کس طرف تھوکے، یا نہیں؟

الجواب

اگر نگل نہ سکے تو کپڑے میں لے لے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۴/۱۰۰)

پان چائے کے بعد بلا کلی نماز پڑھنا کیسا ہے:

سوال: کوئی شخص چائے پینے اور پان کھانے کے بعد اس قدر توقف کرے کہ اثر پان اور چائے کا زائل ہو جاوے تو بلا مضمضہ نماز پڑھ سکتا ہے، یا نہیں؟ یا ضرورت مضمضہ کی ہے؟

الجواب

مضمضہ کرنا پھر بھی بہتر ہے اور نہ کرے، تب بھی نماز ہو جائے گی۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۴/۱۳۰-۱۳۱)

تمباکو کے ساتھ نماز ہوتی ہے، یا نہیں:

سوال: اگر کوئی شخص پینے کا تمباکو ہمراہ لے کر نماز پڑھے تو نماز ہوتی ہے، یا نہیں؟ تمباکو کے دھوئیں کو اکثر لوگ حرام کہتے ہیں تو تمباکو کا پینا بھی مکروہ ہوا؟

== فلا فساد على الصحيح. (الدر المختار، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة و ما يكره فيها: ۱/۶۱۸، ۶۱۹، دار الفكر بيروت، انيس)

لأنه يفعله لإصلاح القراءة فيكون من القراءة معنىً. (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلوٰة و ما يكره فيها، مطلب المواضع التى لا يجب فيا ردالسلام: ۱/۶۱۹، دار الفكر، بيروت، ظفير)

(۱) عن أنس بن مالک أن النبى صلى الله عليه وسلم رأى نخامة فى القبلة فشق ذلک عليه حتى رُئِيَ فى وجهه فقام فحكه بيده، فقال: :"إن أحدكم إذا قام فى صلاته فإنه يناجى ربه أو إن ربه بينه وبين القبلة، فلا يبزقن أحدكم قبل قبلته ولكن عن يساره أو تحت قدمه ثم أخذ طرف ردائه فبصق فيه ثم رد بعضه علىٰ بعض فقال أويفعل هٰكذا. {رواه البخارى} (مشكوٰة، باب المساجد ومواضع الصلاة، ص: ۷۱، مكتبة فيصل ديوبند، ظفير)(صحيح البخارى، باب حک البزاق باليد فى المسجد، رقم الحديث: ۴۰۵/صحيح لمسلم، باب النهى عن البصاق فى المسجد، رقم الحديث: ۵۵۱، انيس)

(۲) قال: أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بخبز ولحم وهو فى المسجد فأكل وأكلنا معه ثم قام فصلى وصلينا معه ولم نزد علىٰ أن مسحنا أيدينا بالحصباء". {رواه ابن ماجة}(مشكوٰة المصابيح، كتاب الأطعمة، ص: ۳۶۶، ظفير)(سنن ابن ماجة، باب الشواء، رقم الحديث: ۳۳۱۱، انيس)

بالحصباء أى بالحجارات الصغار استعجالا للصلوٰة أوبيانا للجواز. (مرقاة المفاتيح: ۴/۳۷۹، ظفير)

الجواب

تمباکو کا پینا حرام نہیں ہے اور نہ اس کا دھواں حرام ہے اور نہ نجس ہے۔ پس اگر اس تمباکو میں کوئی نجس چیز نہیں ہے تو اس کے پاس رکھنے سے نماز ہو جاتی ہے، مطلب یہ ہے کہ خود تمباکو تو ناپاک نہیں ہے؛ لیکن اس میں جو شیرہ وغیرہ پڑتا ہے، اگر وہ پاک ہو، نجس نہ ہو تو پھر اس کو ساتھ رکھ کر نماز صحیح ہے، اگرچہ اچھا نہیں ہے۔(۱) فقط

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۴/۱۰۷-۱۰۸)

کثیف کپڑے میں نماز درست ہے، یا نہیں:

سوال: امام باوجود دیگر پارچہ موجود ہونے کے، نہایت کثیف کپڑے استعمال کرتا ہے، اس کے پیچھے نماز میں کوئی نقص تو نہیں ہے؟

الجواب

نماز اس کی صحیح ہے، کپڑا پاک ہونا چاہیے۔(۲) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۴/۱۲۸)

نمازی کے سامنے پیپل کا درخت ہونے سے نماز مکروہ نہیں ہوتی:

سوال: اگر پیپل کا درخت نمازی کے سامنے ہو تو نماز ہو جاوے گی، یا نہیں؟

الجواب

نماز صحیح ہے، اس میں کچھ کراہت بھی نہیں۔(۳) (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۴/۱۴۶)

---

(۱) قلت: فيفهم منه حكم النبات الذى شاع فى زماننا المسمى بالتتن فتنبه وقد كرهه شيخنا العمادى فى هديته إلحاقاً بالثوم والبصل بالأولى فتدبر. (الدرالمختار، كتاب الأشربة، قُبيل كتاب الصيد: ٦/٤٦٠-٤٦١، دارالفكر بيروت، انيس)

(قوله: فيفهم منه حكم النبات): وهو الإباحة على المختار. (ردالمحتار، كتاب الأشربة، قُبيل كتاب الصيد: ٦/٤٦٠، دارالفكر بيروت، انيس)

(۲) ثم الشرط لغةً العلامة اللازمة وشرعًا ما يتوقف عليه الشيء ... (هي) ... (وثوبه). (الدرالمختار على هامش رد المحتار، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة: ١/٤٠٢، دارالفكر بيروت، انيس)

لیکن فقہا نے بوقت وسعت ایسے کپڑوں میں نماز کو مکروہ تنزیہی لکھا ہے:

((و) كره كفه ... (وصلاته فى ثياب بذلة) يلبسها فى بيته (ومهنته) أى خدمة، إن له غيرها وإلاّ لا. (الدرالمختار على هامش رد المحتار، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها: ١/٦٤٠، دارالفكر بيروت، انيس)

(۳) (أو لغير ذى روح لا) يكره لأنها لاتعبد. (الدرالمختار على هامش ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها: ١/٦٤٩، دارالفكر بيروت، انيس)

لوہے تانبے کے زیورات پہن کر نماز:

سوال: اگر کوئی لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ کے زیورات پہن کر نماز پڑھے تو درست ہے؟

هو المصوب

نماز ہو جائے گی، البتہ مذکورا شیا کا استعمال مکروہ ہوگا۔

وفی الخجندی:التختم بالحدید والصفر والنحاس والرصاص مکروہ للرجال والنساء جمیعًا.(۱)

فدل ذلک علٰی أنه غیر مخصوص بالخاتم بل یشتمل کل حلیة من الحدید أوالشبه والنحاس والصفر، کذا قول الفقهاء:أن النص معلول والحاقهم الرصاص والنحاس والصفر بالشبه یدل علٰی عدم الاختصاص بالخاتم.(۲)

تحریر: محمد مستقیم ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء:۲/۴۵۷)

عورت کا اسٹیل، تانبے کی چوڑی پہن کر نماز پڑھنا:

سوال: ہمارے گاؤں میں بریلویوں کا بڑا زور ہے ان کی عورتوں کے واسطہ یہ سننے میں آیا ہے، لوہے تانبے، پیتل، اسٹیل کی چوڑی پہن کر نماز نہیں ہوگی، اسی طرح اس کی بھی نماز نہیں ہوتی جو چوڑی نہ پہنے ہوئی ہو مذکورہ باتیں کہاں تک صحیح ہیں اور ان کی کیا حقیقت ہے؟ اسی طرح اس بات کی بھی وضاحت مقصود ہے کہ چین والی (یعنی لوہے کی پٹے ولی) گھڑی پہن کر نماز ہوگی یا نہیں؟ بریلی علما کہتے ہیں ایسی گھڑی میں نماز نہیں ہوگی؟

هو المصوب

دھات کی بنی ہوئی کوئی چیز مثلاً چوڑی یا گھڑی وغیرہ پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے اور مرد بھی چین والی گھڑی پہن کر نماز پڑھے گا تو نماز ہو جائے گی۔ (۳)

تحریر: ساجد علی، تصویب: ناصر علی ندوی۔ (فتاویٰ ندوۃ العلماء:۲/۴۵۷-۴۵۸)

---

(۱) الفتاویٰ الهندية، کتاب الکراهة، الباب العاشر فی استعمال الذهب والفضة:۵/۳۳۵، مکتبة زکریادیوبند، انیس
(وأما) التختم بما سوی الذهب والفضة من الحدید والنحاس والصفر فمکروه للرجال والنساء جمیعا لأنه زی أهل النار.(بدائع الصنائع، قبیل بیان رکن البیع:۵/۱۳۳، دار الکتب العلمیة بیروت، انیس)

(۲) إعلاء السنن، کتاب الحظر والإباحة:۱۷/۲۹۵، مکتبة إمدادیة، انیس

(۳) ولابأس بأن یتخذ خاتم حدید قد لوی علیه فضة أو لبس بفضة حتیٰ لایریٰ.(الفتاویٰ الهندية، کتاب الکراهة، الباب العاشر:۵/۳۳۵، مکتبة زکریا دیوبند، انیس)

وفی الفتاویٰ: ولابأس بأن یتخذ خاتم حدید قد سوی علیه فضة وألبس بفضة حتی لایری، ==

کیا نماز میں دائیں پاؤں کا انگوٹھا دبا کر رکھنا ضروری ہے:

سوال: کیا نماز پڑھتے وقت دائیں پاؤں کا انگوٹھا اتنی مظبوطی سے دبا کر رکھنا چاہیے کہ اگر پانی پاؤں کے پاس سے گزرے تو انگوٹھے کی جگہ سوکھی رہے؟

الجواب

یہ کوئی مسئلہ نہیں۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل: ۵۵۸/۳)

☆ ☆ ☆

== لأن التزين يقع بالفضة دون الحديد،لأن الحديد ليس بظاهر ذكر فی الجامع الصغير: وينبغی أن يكون قدر فضة الخاتم المثقال ولا يزاد عليه وقيل: لايبلغ به المثقال. (المحيط البرهانی،الفصل الحادی عشر فی استعمال الذهب والفضة: ۳٤٩/٥، دار الكتب العلمية بيروت،انيس)